وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَ
لِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ
السَّبِيْلِ ۙ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا يَوْمَ
الْفُرْقَانِ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٤١﴾
اِذْ اَنْتُمْ بِالْعُدْوَةِ الدُّنْيَا وَهُمْ بِالْعُدْوَةِ الْقُصْوٰى وَ
الرَّكْبُ اَسْفَلَ مِنْكُمْ ۭ وَلَوْ تَوَاعَدْتُّمْ لَاخْتَلَفْتُمْ فِي
الْمِيْعٰدِ ۙ وَلٰكِنْ لِّيَقْضِيَ اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا ڏ لِّيَهْلِكَ
مَنْ هَلَكَ عَنْۢ بَيِّنَةٍ وَّيَحْيٰى مَنْ حَيَّ عَنْۢ بَيِّنَةٍ ۭ وَاِنَّ
اللّٰهَ لَسَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿٤٢﴾ ۙ اِذْ يُرِيْكَهُمُ اللّٰهُ فِيْ مَنَامِكَ قَلِيْلًا ۭ
وَلَوْ اَرٰىكَهُمْ كَثِيْرًا لَّفَشِلْتُمْ وَلَتَنَازَعْتُمْ فِي الْاَمْرِ
وَلٰكِنَّ اللّٰهَ سَلَّمَ ۭ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿٤٣﴾ وَ
اِذْ يُرِيْكُمُوْهُمْ اِذِ الْتَقَيْتُمْ فِيْٓ اَعْيُنِكُمْ قَلِيْلًا وَّيُقَلِّلُكُمْ
فِيْٓ اَعْيُنِهِمْ لِيَقْضِيَ اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا ۭ وَاِلَى اللّٰهِ
تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ﴿٤٤﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِيْتُمْ فِئَةً
فَاثْبُتُوْا وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿٤٥﴾ ۚ

ع 5 / 7 / 1

(41) اے ایمان والو! جان لو کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے جو مال تم کافروں سے زبردستی بطور غنیمت حاصل کرو، اس کے پانچ حصے ہوں گے۔ چار حصے مجاہدین میں تقسیم ہوں گے اور باقی پانچویں حصے کو مزید پانچ حصوں میں تقسیم کیا جائے گا: ایک حصہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے لیے ہوگا جو مسلمانوں کی عام ضروریات پر خرچ ہوگا۔ دوسرا حصہ نبیٔ اکرم ﷺ کے قرابت داروں بنو ہاشم اور بنو مطلب کے لیے ہوگا۔ تیسرا حصہ یتیموں کے لیے، چوتھا فقراء و مساکین کے لیے اور پانچواں حصہ ان مسافروں کے لیے ہوگا جن کے پاس سفری اخراجات ختم ہو جائیں، اگر تم اللہ پر اور اس چیز پر ایمان لائے ہو جو ہم نے اپنے بندے محمد رسول اللہ ﷺ پر بدر کے دن اتاری جس کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ نے حق و باطل کے درمیان فرق کر دیا، جب اس نے تمھارے دشمنوں کے خلاف تمھاری مدد کی اور جس اللہ نے تمھاری مدد کی، وہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے۔

(42) اور وہ وقت یاد کرو جب تم مدینہ طیبہ کی طرف وادی کے قریب والے کنارے پر تھے اور مشرک مکہ کی جانب وادی کے دور والے کنارے پر تھے جبکہ قریشی قافلہ تم سے بہت دور نشیب میں بحیرۂ احمر کے ساحل کے قریب تھا۔ اگر تمھارے اور مشرکوں کے درمیان بدر کے مقام پر جنگ کرنا باقاعدہ طے ہوتا تو تم لڑائی کی تاریخ میں باہم اختلاف میں پڑ جاتے لیکن اللہ تعالیٰ نے تمھیں کسی پلان کے بغیر بدر کے مقام پر اکٹھا کر دیا تاکہ وہ ایک ایسا کام پورا کر دے جس کا ہونا لکھا جا چکا تھا اور وہ ہے مومنوں کی مدد کرنا، کافروں کو رسوا کرنا، اپنے دین کو عزت دینا اور شرک کو ذلیل کرنا تاکہ ان میں سے جو مرے، وہ حجت قائم ہونے کے بعد مرے اور وہ حجت تھوڑی تعداد اور تیاری نہ ہونے کے باوجود مسلمانوں کا غالب آنا ہے اور جو زندہ رہے، وہ بھی اس دلیل کے ساتھ زندہ رہے جو اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے ظاہر کر دی ہے اور کسی کے لیے اللہ کے خلاف کوئی دلیل نہ رہے۔ اللہ تعالیٰ سب کی باتیں خوب سننے والا، ان کے افعال خوب جاننے والا ہے۔ اس سے کوئی چیز چھپی نہیں اور وہ عنقریب انھیں ان اعمال پر جزا بھی دے گا۔ (43) اے رسول (ﷺ)! آپ اپنے اور اہلِ ایمان پر ہونے والے اللہ تعالیٰ کے اس انعام کو بھی یاد کریں جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو خواب میں مشرکوں کی تعداد کم دکھائی اور آپ نے اس کی اطلاع اہلِ ایمان کو دی تو وہ اس پر بہت خوش ہوئے اور دشمن سے ٹکرانے اور لڑائی کے لیے ان کے حوصلے بلند ہو گئے۔ اگر اللہ تعالیٰ مشرکوں کی تعداد آپ کو خواب میں زیادہ دکھاتا تو آپ کے صحابہ کے عزائم پست ہو جاتے اور وہ لڑائی سے ڈرتے لیکن اللہ تعالیٰ نے انھیں اس سے محفوظ رکھا اور بزدلی و کم ہمتی سے بچا لیا، اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو ان کی تعداد بہت تھوڑی دکھائی کیونکہ وہ دلوں کے بھید اور نفس کی چھپی باتیں خوب جانتا ہے۔ (44) اے مومنو! وہ وقت یاد کرو جب تم دشمن سے ٹکرائے تو اللہ تعالیٰ تمھیں ان کی تعداد بہت تھوڑی دکھا رہا تھا، اس طرح اس نے ان سے لڑائی کے لیے آگے بڑھنے میں تمھیں دلیر کر دیا۔ اور تمھیں ان کی نگاہوں میں کم دکھا رہا تھا تاکہ وہ تم سے لڑائی کے لیے پیش قدمی کریں اور واپس جانے کے بارے میں نہ سوچیں تاکہ اللہ تعالیٰ اس کام کو پورا کر دے جو ہونے والا تھا، وہ اس طرح کہ مشرکوں کو قتل اور قید کی سزا دے کر ان سے انتقام لے اور مومنوں کو دشمن پر فتح عطا کر کے ان پر انعام و اکرام فرمائے۔ اکیلے اللہ تعالیٰ ہی کی طرف تمام کام لوٹائے جائیں گے تو وہ برے کو اس کی برائی کا بدلہ دے گا اور نیکوکار کو اس کی نیکی کی جزا دے گا۔ (45) اے اللہ پر ایمان لانے اور اس کے رسول ﷺ کی پیروی کرنے والو! جب تمھارا کافروں کی کسی جماعت سے ٹکراؤ ہو تو اس وقت ثابت قدم رہو، بزدلی نہ دکھاؤ، اللہ تعالیٰ کو کثرت سے یاد کرو اور اسی سے دعا کرو۔ اس سے امید رکھو کہ وہ تمھیں تمھاری مطلوبہ چیز عطا کر دے اور جس چیز سے تم ڈرتے ہو، اس سے تمھیں بچا لے۔

فوائد: ❀ غنیمتیں خالص اللہ تعالیٰ کا مال ہے، وہ جیسے چاہے ان کی تقسیم کا حکم دے۔ کسی دوسرے کا اس میں کوئی عمل دخل نہیں ہے۔

❀ فتح کے اسباب میں یہ بات بھی شامل ہے کہ اللہ تعالیٰ ایمان والوں کے لیے ایسی تدبیر کرے جو فتح میں ان کی مددگار ہو۔ اس کے علاوہ صبر و استقامت اور کثرت سے ذکر الٰہی بھی فتح و نصرت کے اہم اسباب ہیں۔

❀ اللہ تعالیٰ کی تقدیر نافذ العمل ہے اور اس کی حکمت نہایت کامل ہے اور یہ اللہ کے بندوں اور پوری امت کے لیے بھلائی کا باعث ہے۔

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ
رِيْحُكُمْ وَاصْبِرُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۚ (46) وَلَا تَكُوْنُوْا
كَالَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بَطَرًا وَّرِئَاۗءَ النَّاسِ وَ
يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ (47)
وَاِذْ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ وَقَالَ لَا غَالِبَ لَكُمُ
الْيَوْمَ مِنَ النَّاسِ وَاِنِّىْ جَارٌ لَّكُمْ ۚ فَلَمَّا تَرَاۗءَتِ الْفِئَتٰنِ
نَكَصَ عَلٰي عَقِبَيْهِ وَقَالَ اِنِّىْ بَرِيْۗءٌ مِّنْكُمْ اِنِّىْٓ اَرٰى مَا لَا تَرَوْنَ
اِنِّىْٓ اَخَافُ اللّٰهَ ۭ وَاللّٰهُ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۧ (48) اِذْ يَقُوْلُ 6/4/2
الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ غَرَّ هٰٓؤُلَاۗءِ دِيْنُهُمْ ۭ
وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَي اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ (49) وَ
لَوْ تَرٰٓي اِذْ يَتَوَفَّى الَّذِيْنَ كَفَرُوا ۙ الْمَلٰۗىِٕكَةُ يَضْرِبُوْنَ
وُجُوْهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ ۚ وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ (50) ذٰلِكَ
بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ۙ (51)
كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ
فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ شَدِيْدُ الْعِقَابِ (52)

(46) اپنے اقوال و افعال اور تمام احوال میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت لازم پکڑو اور آپس کی رائے میں اختلاف نہ کرو کیونکہ یہ اختلاف تمھاری کمزوری، بزدلی اور قوت کے پارہ پارہ ہونے کا باعث بنے گا۔ دشمن سے مڈبھیڑ کے وقت صبر کرو، بلاشبہ اللہ تعالیٰ اپنی نصرت و تائید اور مدد کے ذریعے سے صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے اور جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ ہو، بہرصورت وہی فتح یاب اور غالب ہوتا ہے۔

(47) اور ان مشرکوں کی طرح مت ہونا جو تکبر اور لوگوں کے لیے خودنمائی کرتے ہوئے مکے سے نکلے اور وہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے دین سے روکتے اور اسلام قبول نہیں کرنے دیتے تھے۔ جو عمل وہ کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ اسے گھیرنے والا ہے۔ اس سے ان کا کوئی عمل چھپا ہوا نہیں اور وہ ضرور انھیں ان اعمال کی جزا دے گا۔

(48) اے ایمان والو! تم اپنے اوپر اللہ تعالیٰ کا وہ انعام بھی یاد رکھو کہ شیطان نے مشرکوں کو ان کے اعمال خوشنما کر کے دکھائے اور مسلمانوں سے لڑائی کے لیے انھیں جوش دلایا۔ ان سے کہا: آج تم پر کوئی غالب نہیں آسکتا، میں تمھارا مددگار اور حمایتی ہوں اور تمھیں تمھارے دشمن سے بچاؤں گا۔ جب دونوں جماعتیں آمنے سامنے ہوئیں تو اہلِ ایمان کی مدد کرنے کے لیے فرشتے ان کے ساتھ تھے اور مشرکوں کے ساتھ شیطان تھا جو جلد انھیں چھوڑ کر بھاگنے والا تھا، چنانچہ شیطان پیٹھ پھیر کر بھاگ نکلا اور مشرکوں سے کہا: میرا تمھارے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ مجھے تو مومنوں کی مدد کے لیے آئے ہوئے فرشتے نظر آرہے ہیں۔ مجھے ڈر ہے کہ اللہ مجھے ہلاک نہ کردے اور اللہ تعالیٰ سخت سزا دینے والا ہے۔ اس کی سزا اور عذاب برداشت کرنے کی کسی میں ہمت نہیں۔

(49) وہ وقت یاد کرو جب منافق اور کمزور ایمان والے لوگ کہہ رہے تھے کہ ان مسلمانوں کو ان کے دین نے دھوکے میں ڈال دیا ہے جو انھیں قلتِ تعداد اور کمزور جنگی تیاری اور دشمن کی کثرتِ تعداد اور ان کی بھرپور جنگی تیاری کے باوجود دشمن پر فتح کی یقین دہانی کراتا ہے۔ درحقیقت ان لوگوں کو اس بات کی سمجھ ہی نہیں کہ جو شخص اکیلے اللہ تعالیٰ کے فتح و نصرت کے وعدے پر اعتماد اور اس پر بھروسا کرے، اللہ تعالیٰ اس کی ضرور مدد کرتا ہے اور اسے بے یار و مددگار نہیں چھوڑتا، خواہ وہ بندہ کتنا ہی کمزور کیوں نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ سب پر غالب ہے، کوئی اس پر غالب نہیں آسکتا۔ وہ اپنی تقدیر اور شریعت میں کمال حکمت والا ہے۔ (50) اے رسول (ﷺ)! کاش! آپ وہ منظر دیکھیں کہ جب فرشتے اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ کفر کرنے والوں کی روحیں کھینچ کر قبض کرتے ہیں اور ان کے چہروں پر مارتے ہیں جب وہ آگے بڑھتے ہیں اور ان کی پشتوں پر مارتے ہیں جب وہ پیٹھ پھیر کر بھاگ رہے ہوتے ہیں اور انھیں کہتے ہیں: اے کافرو! جلانے والے عذاب کا مزہ چکھو۔ اگر آپ اس کا مشاہدہ کرتے تو اسے ہولناک منظر پاتے۔

(51) اے کافرو! تمھاری روحیں قبض کیے جانے کے وقت اس دردناک عذاب اور تمھاری قبروں اور آخرت میں جلانے والے عذاب کا سبب تمھارے وہ کام ہیں جو تم نے دنیا میں کیے۔ اللہ تعالیٰ لوگوں پر ظلم نہیں کرتا بلکہ ان کے بارے میں اس کے فیصلے عدل و انصاف پر مبنی ہوتے ہیں۔ وہی سراپا عدل و انصاف ہے۔

(52) یہ نازل ہونے والا عذاب ان کافروں کے ساتھ خاص نہیں بلکہ ہر جگہ اور ہر زمانے کے کافروں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا یہی دستور چلا آرہا ہے۔ آلِ فرعون اور ان سے پہلی امتوں نے بھی جب اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی آیات کا انکار کیا تو اللہ تعالیٰ نے انھیں ان کے گناہوں کے باعث پورے غلبے اور بے حد قدرت سے پکڑ لیا اور ان پر اپنا عذاب نازل کیا۔ اللہ تعالیٰ نہایت قوت والا ہے۔ کوئی اس پر زبردستی کرسکتا ہے نہ غالب آسکتا ہے اور جو اس کی نافرمانی کرے تو وہ اسے سخت سزا بھی دیتا ہے۔

فوائد: ❀ خود پسندی اور تکبر نہایت خطرناک مرض ہے جو انسان کی شخصیت کو کھوکھلا کر دیتا ہے اور بہت جلد اس کی فطرت کو تباہ کر دیتا ہے۔ ❀ صبر سے مشکلات اور سختیاں جھیلنا آسان ہو جاتا ہے اور صبر کا اللہ کی طرف سے ملنے والا فائدہ یہ ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کا حکم مانتے ہوئے صبر کرے، اس پر اللہ تعالیٰ کی خصوصی مدد نازل ہوتی ہے۔ یہ بات زندگی کے مختلف تجربات سے بھی ثابت ہے۔ ❀ تنازعات اور اختلافات امت کی تقسیم کا باعث ہیں اور ان کی وجہ سے ملنے والی ہزیمت اور پستی سے اور قوت و طاقت اور اقتدار و غلبہ کے چھن جانے سے ڈرایا گیا ہے۔
❀ ایمان کی طاقت سے انسان وہ خطرناک کام بھی بڑی جرأت سے انجام دے لیتا ہے جو بڑے بڑے لشکر بھی نہیں کرسکتے۔

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا نِّعْمَةً اَنْعَمَهَا عَلٰى قَوْمٍ حَتّٰى
يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۵۳﴾ كَدَاْبِ اٰلِ
فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ فَاَهْلَكْنٰهُمْ
بِذُنُوْبِهِمْ وَاَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ ۚ وَكُلٌّ كَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ﴿۵۴﴾
اِنَّ شَرَّ الدَّوَاۗبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۵﴾
اَلَّذِيْنَ عٰهَدْتَّ مِنْهُمْ ثُمَّ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَهُمْ فِيْ كُلِّ
مَرَّةٍ وَّهُمْ لَا يَتَّقُوْنَ ﴿۵۶﴾ فَاِمَّا تَثْقَفَنَّهُمْ فِي الْحَرْبِ فَشَرِّدْ بِهِمْ
مَّنْ خَلْفَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَاِمَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ
خِيَانَةً فَانْۢبِذْ اِلَيْهِمْ عَلٰى سَوَاۗءٍ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْخَاۗىِٕنِيْنَ ﴿۵۸﴾ ع 7 / 10 / 3
وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَبَقُوْا ۭ اِنَّهُمْ لَا يُعْجِزُوْنَ ﴿۵۹﴾ وَ
اَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ
تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ وَاٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ
لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ ۚ اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ ۭ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فِيْ سَبِيْلِ
اللّٰهِ يُوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ﴿۶۰﴾ وَاِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ
فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۶۱﴾

(53) یہ سخت سزا اس وجہ سے ہے کہ اللہ تعالیٰ جب کسی قوم کو اپنی طرف سے کسی نعمت سے نوازتا ہے تو اس وقت تک وہ نعمت اس سے واپس نہیں لیتا جب تک وہ اپنی ایمان، استقامت اور نعمتوں کے شکر والی بہترین حالت کو اللہ کے ساتھ کفر، اس کی نافرمانی اور نعمتوں کی ناقدری والی بدترین حالت سے بدل نہیں لیتی۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے اقوال خوب سننے والا اور ان کے افعال خوب جاننے والا ہے۔ ان میں سے کوئی چیز اس سے پوشیدہ نہیں۔

(54) ان کافروں کا حال بھی آلِ فرعون کے کافروں اور ان سے پہلے جھٹلانے والی قوموں جیسا ہے جنھوں نے اپنے رب کی آیتوں کو جھٹلایا تو اللہ تعالیٰ نے ان کے گناہوں کی پاداش میں انھیں ہلاک کر دیا اور آلِ فرعون کو سمندر میں غرق کر کے تباہ کر دیا۔ آلِ فرعون اور پہلی ہلاک ہونے والی تمام قومیں اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر وشرک کرنے کی وجہ سے ظالم تھیں، اس لیے انھوں نے خود اللہ کے عذاب کو دعوت دی تو اللہ تعالیٰ نے ان پر عذاب نازل کر دیا۔

(55) زمین پر چلنے پھرنے والوں میں سے بدترین وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کا انکار کرتے ہیں۔ ان کے پاس ہر طرح کی نشانی بھی آجائے، پھر بھی وہ ایمان نہیں لائیں گے کیونکہ انھوں نے کفر کرنے کی ضد کر رکھی ہے اور ان کی ہدایت کے تمام ذرائع عقل، سماعت اور بصارت ناکارہ ہو چکے ہیں۔

(56) اے نبی! جن سے آپ نے عہد و پیمان کر لیے، جیسے بنوقریظہ، پھر وہ آپ کے کیے ہوئے اس عہد کو ہر بار توڑ دیتے ہیں جبکہ وہ اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتے ہیں۔ وہ اپنے وعدوں کو پورا کرتے ہیں نہ ان معاہدوں کی پاسداری کرتے ہیں جن کا انھوں نے ذمہ لیا تھا۔

(57) اے رسول (ﷺ)! اگر ان معاہدے توڑنے والوں کے ساتھ آپ کا جنگ میں آمنا سامنا ہو جائے تو انھیں ایسی سخت سزا دیں کہ دوسرے لوگوں کو بھی اس کا پتہ چلے۔ شاید وہ ان کی حالت دیکھ کر عبرت پکڑیں اور آپ کے ساتھ جنگ کرنے اور آپ کے خلاف آپ کے دشمنوں کی مدد کرنے سے ڈر جائیں۔ (58) اے رسول (ﷺ)! اگر آپ کو کسی ایسی قوم سے دھوکا بازی اور خیانت کا خدشہ ہو جس کے ساتھ آپ کا معاہدہ ہے اور آپ کے لیے اس کی علامات ظاہر ہو جائیں تو انھیں بتا دیں کہ ہمارا تمھارا معاہدہ اب ختم ہے تاکہ انھیں بھی علم ہو جائے۔ انھیں اطلاع دینے سے پہلے ان پر اچانک حملہ نہ کریں کیونکہ اطلاع کے بغیر اس طرح حملہ خیانت تصور ہوگا اور اللہ تعالیٰ خیانت کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا بلکہ ان سے سخت ناراض ہوتا ہے، اس لیے آپ خیانت کرنے سے باز رہیں۔ (59) کافر یہ خیال نہ کریں کہ وہ اللہ کے عذاب سے بچ کر بھاگ نکلے۔ وہ اللہ تعالیٰ سے بھاگ کر کہیں جا سکتے ہیں نہ اس کی سزا سے بچ سکتے ہیں بلکہ وہ انھیں ضرور مل کر رہے گی۔ (60) اے ایمان والو! تم اپنی طاقت کے مطابق افرادی قوت اور جنگی تیاری رکھو، جیسے تیر اندازی وغیرہ اور جو گھوڑے تم راہِ الٰہی میں باندھے ہوئے ہو، انھیں بھی دشمن کے مقابلے کے لیے تیار رکھو تاکہ اس سے تم اللہ کے اور اپنے ان کافر دشمنوں کو خوف زدہ رکھ سکو جو تم پر کسی مصیبت کے ٹوٹ پڑنے کے منتظر رہتے ہیں اور تاکہ تم ان دوسرے لوگوں کو بھی ڈرا کر رکھو جنھیں تم نہیں جانتے اور نہ تمھیں یہ معلوم ہے کہ وہ دلوں میں تمھارے خلاف کتنی عداوت چھپائے بیٹھے ہیں۔ انھیں صرف اکیلا اللہ تعالیٰ جانتا ہے اور ان کی اندرونی کیفیت سے بھی وہی آگاہ ہے۔ تم تھوڑا یا زیادہ جو مال بھی اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو، اللہ تمھیں دنیا میں اس کا بدل دے گا اور آخرت میں بغیر کمی کے اس کا پورا ثواب بھی عطا کرے گا، لہٰذا اس کی راہ میں خرچ کرنے میں جلدی کرو۔ (61) اگر وہ آپ سے جنگ چھوڑ کر صلح کی طرف مائل ہوں تو اے رسول (ﷺ)! آپ بھی اس کی طرف مائل ہو جائیں اور ان سے معاہدہ کر لیں۔ اللہ تعالیٰ پر بھروسا اور اعتماد کریں، وہ کبھی آپ کو بے یار و مددگار نہیں چھوڑے گا۔ بلاشبہ وہ ان کی باتیں خوب سننے والا، ان کی نیتیں اور ان کے کام خوب جاننے والا ہے۔

فوائد: ❀ گناہوں پر ملنے والی سزاؤں اور حدود کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ ان میں گناہ نہ کرنے والوں کے لیے ڈانٹ ہوتی ہے کہ اگر وہ کریں گے تو انھیں بھی اسی طرح سزا ملے گی اور گناہ کرنے والے کے لیے بھی ڈانٹ ڈپٹ ہوتی ہے کہ وہ دوبارہ نہ کرے۔ ❀ اہلِ ایمان کے اخلاق میں سے یہ بھی ہے کہ وہ ذمیوں سے کیے ہوئے معاہدے پورے کرتے ہیں الا یہ کہ ان کی خیانت واضح طور پر ثابت ہو جائے۔ ❀ مسلمانوں پر فرض ہے کہ وہ دشمنوں کو خوف زدہ رکھنے کے لیے ہر قسم کے اسلحے، مشاورت اور سیاست کو بروئے کار لا کر تیاری کریں۔ ❀ مسلمانوں کی مصلحت کا تقاضا ہو تو دشمنوں سے صلح کرنا جائز ہے۔

وَاِنْ يُّرِيْدُوْٓا اَنْ يَّخْدَعُوْكَ فَاِنَّ حَسْبَكَ اللّٰهُ ؕ هُوَ الَّذِيْٓ
اَيَّدَكَ بِنَصْرِهٖ وَبِالْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۶۲﴾ وَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ ؕ لَوْ اَنْفَقْتَ
مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مَّآ اَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ
اَلَّفَ بَيْنَهُمْ ؕ اِنَّهٗ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۶۳﴾ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَ
مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۶۴﴾ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ 8 ع 6 4
عَلَى الْقِتَالِ ؕ اِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ عِشْرُوْنَ صٰبِرُوْنَ يَغْلِبُوْا
مِائَتَيْنِ ۚ وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ يَّغْلِبُوْٓا اَلْفًا مِّنَ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ﴿۶۵﴾ اَلْـٰٔنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ
وَعَلِمَ اَنَّ فِيْكُمْ ضَعْفًا ؕ فَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ صَابِرَةٌ يَّغْلِبُوْا
مِائَتَيْنِ ۚ وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ اَلْفٌ يَّغْلِبُوْٓا اَلْفَيْنِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَ
اللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۶۶﴾ مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗٓ اَسْرٰى حَتّٰى
يُثْخِنَ فِي الْاَرْضِ ؕ تُرِيْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْيَا ۖ وَاللّٰهُ يُرِيْدُ
الْاٰخِرَةَ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۶۷﴾ لَوْلَا كِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ
لَمَسَّكُمْ فِيْمَآ اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۶۸﴾ فَكُلُوْا مِمَّا غَنِمْتُمْ
حَلٰلًا طَيِّبًا ۖ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۶۹﴾ ع 9 ع 5 5

62 اے رسول (ﷺ)! اگر وہ جنگ چھوڑ کر صلح کا جھانسا دے کر آپ کو دھوکا دینے کی کوشش کریں تاکہ وہ دوبارہ جنگ کے لیے اچھی طرح تیاری کریں تو اللہ تعالیٰ آپ کو ان کی چالوں اور مکروفریب سے کافی ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی نصرت سے آپ کو قوت دی اور آپ پر ایمان لانے والے مہاجرین وانصار کی مدد سے آپ کو مضبوط کیا۔

63 اللہ نے جن مومنوں کے ساتھ آپ کو تقویت دی، ان کے دلوں کو آپس میں جوڑ دیا ہے، حالانکہ اس سے پہلے وہ متفرق تھے۔ ان کے بکھرے ہوئے دلوں کی دوریاں ختم کرنے اور انھیں جوڑنے کے لیے اگر آپ زمین کا سارا مال خرچ کر دیتے تو بھی انھیں جوڑ نہ سکتے۔ یہ اللہ تعالیٰ ہی ہے جس نے ان میں ہم آہنگی پیدا کر دی۔ بلاشبہ وہ اپنی سلطنت میں سب پر غالب ہے، اسے کوئی مغلوب نہیں کر سکتا۔ وہ اپنی تقدیر، تدبیر اور شریعت میں کمال حکمت والا ہے۔

64 اے نبی (ﷺ)! بلاشبہ اللہ تعالیٰ آپ کو آپ کے دشمنوں کی شرارتوں سے کافی ہے اور آپ کے ساتھ اہلِ ایمان کو بھی کافی ہے، لہٰذا اللہ تعالیٰ پر اعتماد اور بھروسا رکھیں۔

65 اے نبی (ﷺ)! ایمان والوں کو جہاد کا شوق دلائیں اور انھیں اس انداز سے اس پر آمادہ کریں کہ ان کے حوصلے بلند ہوں اور ان میں جرأت پیدا ہو۔ اے ایمان والو! اگر تمھاری تعداد بیس ہو اور تم صبر واستقامت سے دشمن کے دو سو افراد سے ٹکرا جاؤ تو بھی ان پر غالب آؤ گے اور اگر تم میں سے سو صبر کرنے والے ہوں تو وہ ہزار کافروں پر غالب آئیں گے۔ یہ اس لیے کہ کافر اللہ تعالیٰ کے اس دستور کو نہیں سمجھتے کہ اللہ تعالیٰ اپنے دوستوں کی مدد کرتا اور اپنے دشمنوں کو شکست سے دوچار کرتا ہے اور انھیں جنگ کے حقیقی مقصد کا بھی علم نہیں، چنانچہ وہ دنیا میں غلبہ پانے کی خاطر لڑتے ہیں۔

66 اے ایمان والو! اب اللہ نے تمھاری کمزوری دیکھ کر تم پر شفقت کرتے ہوئے تمھارا بوجھ ہلکا کر دیا ہے۔ اب دس کے بجائے اگر ایک مسلمان کے مقابلے میں دو کافر ہوں تو مسلمان پر فرض ہے کہ ان کے سامنے ڈٹ جائے اور اگر تمھارے سو افراد کفار کے سامنے ڈٹ کر صبر سے لڑنے والے ہوں تو وہ دو سو پر غالب آئیں گے اور اگر تم میں سے ایک ہزار صبر واستقامت سے لڑنے والے ہوں تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے وہ دو ہزار کافروں پر غالب آئیں گے اور اللہ تعالیٰ اپنی تائید ونصرت کے ذریعے سے صبر کرنے والے مومنوں کے ساتھ ہے۔ 67 کسی نبی کے لیے یہ مناسب نہیں کہ اس کے پاس کافروں کے جنگی قیدی آئیں اور وہ انھیں خوب بری طرح قتل نہ کرے۔ یہ قیدی اس لیے قتل ہوں گے تاکہ دشمنوں کے دلوں میں رعب بیٹھ جائے اور وہ دوبارہ جنگ کرنے کی جرأت نہ کریں۔ اے مومنو! تم بدر کے قیدیوں کے عوض مال چاہتے تھے اور اللہ تعالیٰ کا ارادہ آخرت کا تھا جو دین کی نصرت کرنے اور اسے عزت دینے سے ملے گی۔ اللہ تعالیٰ اپنی ذات وصفات اور اپنی زورآوری میں سب پر غالب ہے، اسے کوئی مغلوب نہیں کر سکتا۔ وہ اپنی تقدیر اور شریعت میں کمال حکمت والا ہے۔ 68 اگر اللہ تعالیٰ کی قضا وقدر میں یہ فیصلہ لکھ نہ دیا گیا ہوتا کہ اللہ نے تمھارے لیے غنیمتیں حلال کی ہیں اور قیدیوں کا فدیہ لینا جائز قرار دیا ہے تو تم پر اللہ کی طرف سے سخت عذاب آجاتا کیونکہ تم نے اللہ کی طرف سے ان کے جائز ہونے کی وحی آنے سے پہلے از خود ہی غنیمتیں لینے اور قیدیوں کا فدیہ لینے کا فیصلہ کر لیا ہے۔

69 اے مومنو! اب تم نے کافروں سے جو مال غنیمت کے طور پر حاصل کیا ہے، اسے کھاؤ، وہ تمھارے لیے حلال ہے۔ اللہ تعالیٰ کے احکام مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے باز آکر اس سے ڈرو۔ بلاشبہ اللہ اپنے مومن بندوں کو بے حد بخشنے والا اور ان پر نہایت رحم کرنے والا ہے۔

فوائد: ❀ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے اپنے ایمان دار بندوں سے وعدہ فرمایا ہے کہ وہ ان کے دشمنوں کے مقابلے میں ان کی مدد ونصرت ضرور فرمائے گا اور ان کے شر سے انھیں بچائے گا۔ ❀ دشمن کے خلاف ڈٹ جانا مسلمانوں پر فرض ہے۔ انھیں اس وقت تک راہِ فرار کا اختیار نہیں ہے جب تک بھاگنے کی جائز صورت پیدا نہیں ہو جاتی۔ ❀ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے لیے عالی شان امور پسند کرتا ہے اور گھٹیا امور ان کے لیے ناپسند کرتا ہے، اس لیے اس نے انھیں آخرت کے دائمی اور باقی رہنے والے ثواب کے حصول کی ترغیب دلائی ہے۔ ❀ فدیہ لے کر یا احسان کرتے ہوئے قیدیوں کو چھوڑنا اس وقت جائز ہے جب مسلمانوں کو دشمنوں پر پوری طرح غلبہ حاصل ہو اور اس سے دوسروں پر ریاست کا رعب قائم ہوتا ہو۔

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّمَنْ فِيْٓ اَيْدِيْكُمْ مِّنَ الْاَسْرٰٓى ۙ اِنْ يَّعْلَمِ اللّٰهُ فِيْ
قُلُوْبِكُمْ خَيْرًا يُّؤْتِكُمْ خَيْرًا مِّمَّآ اُخِذَ مِنْكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ
رَّحِيْمٌ ٧٠ وَاِنْ يُّرِيْدُوْا خِيَانَتَكَ فَقَدْ خَانُوا اللّٰهَ مِنْ قَبْلُ
فَاَمْكَنَ مِنْهُمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ٧١ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا
وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا
وَّنَصَرُوْٓا اُولٰۗىِٕكَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاۗءُ بَعْضٍ ۭ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
وَلَمْ يُهَاجِرُوْا مَا لَكُمْ مِّنْ وَّلَايَتِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ حَتّٰى يُهَاجِرُوْا ۚ
وَاِنِ اسْتَنْصَرُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ فَعَلَيْكُمُ النَّصْرُ اِلَّا عَلٰي قَوْمٍۢ
بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ٧٢ وَالَّذِيْنَ
كَفَرُوْا بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاۗءُ بَعْضٍ ۭ اِلَّا تَفْعَلُوْهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْاَرْضِ
وَفَسَادٌ كَبِيْرٌ ٧٣ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ
سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ
حَقًّا ۭ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ٧٤ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْۢ بَعْدُ
وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا مَعَكُمْ فَاُولٰۗىِٕكَ مِنْكُمْ ۭ وَاُولُوا الْاَرْحَامِ
بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ٧٥ ع

10 ع 6 6

(70) اے نبی (ﷺ)! جو مشرک بدر کے موقع پر قیدی بن کر آپ کے قابو میں آئے ہیں، ان سے کہیں: اگر اللہ تعالیٰ تمھارے دلوں میں خیر کا کوئی ارادہ اور نیک نیتی دیکھے گا تو جو فدیہ تم سے لیا گیا ہے، اس سے بہتر تمھیں عطا کر دے گا، اس لیے اس فدیے میں سے جو تم سے لیا گیا ہے، اس پر غم نہ کرو۔ صرف یہی نہیں بلکہ تمھارے گناہ بھی بخش دے گا اور اللہ تعالیٰ اپنے توبہ کرنے والے بندوں کو بے حد بخشنے والا اور ان پر نہایت رحم کرنے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ نبیٔ اکرم ﷺ کے چچا سیدنا عباس رضی اللہ عنہ اور دیگر مسلمان ہونے والوں کے حق میں پورا ہوا۔

(71) اے نبی (ﷺ)! اگر وہ آپ سے خیانت کا ارادہ رکھیں کہ صرف اسلام کا اظہار کریں (دل سے مسلمان نہ ہوں) تو اس سے پہلے وہ خود اللہ تعالیٰ سے بھی خیانت کر چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے خلاف آپ کی مدد کی، چنانچہ ان میں سے کچھ قتل ہوئے اور کچھ قیدی بن گئے۔ اگر انھوں نے دوبارہ یہ حرکت کی تو اس جیسی سزا کے لیے تیار رہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق اور ان کی مصلحتوں کو خوب جاننے والا اور اپنی تدبیر میں کمال حکمت والا ہے۔

(72) بلاشبہ جو لوگ اللہ پر ایمان لائے، اس کے رسول ﷺ کی تصدیق کی، اس کی شریعت پر عمل پیرا ہوئے، دار الکفر چھوڑ کر دار الاسلام کی طرف یا کسی ایسی جگہ کی طرف جہاں وہ امن سے عبادت کر سکیں، ہجرت کی اور اللہ کے دین کی سربلندی کے لیے اپنے جان و مال سے جہاد کیا اور وہ لوگ جنھوں نے انھیں اپنے گھروں میں ٹھہرایا اور ان کی مدد و نصرت کی تو یہ دونوں ہجرت کرنے والے اور انھیں اپنے گھروں میں پناہ دینے والے مدد و تعاون میں ایک دوسرے کے دوست ہیں۔ اور جو لوگ اللہ تعالیٰ پر ایمان تو لائے لیکن کافروں کا علاقہ چھوڑ کر مسلمانوں کے علاقے کی طرف ہجرت نہ کی تو اے مومنو! ان کی نصرت و حمایت اس وقت تک تم پر فرض نہیں جب تک وہ اللہ کی راہ میں ہجرت نہ کر لیں۔ اگر کافر ان پر ظلم کریں اور وہ تم سے مدد مانگیں تو ان کے دشمنوں کے خلاف ان کی مدد کرو۔ ہاں، اگر ان کے دشمنوں اور تمھارے درمیان کوئی معاہدہ ہو جسے انھوں نے توڑا نہ ہو تو پھر نہیں۔ تم جو عمل کرتے ہو، اللہ تعالیٰ اسے خوب دیکھنے والا ہے۔ اس سے تمھارا کوئی عمل مخفی نہیں اور وہ ضرور تمھیں اس کا بدلہ دے گا۔

(73) جو لوگ اللہ تعالیٰ کے منکر ہیں، ان کا کفر انھیں اکٹھا کرتا ہے تو وہ ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں۔ کوئی مومن ان سے دوستی نہ کرے۔ اگر تم ایمان والوں سے دوستی اور کافروں سے دشمنی نہ کرو گے تو یہ اہلِ ایمان کے لیے بہت بڑا فتنہ اور آزمائش ہوگی کہ ان کے دینی بھائی ہی ان کے مددگار نہ ہوں۔ اس سے زمین میں بہت بڑا فساد برپا ہو جائے گا کہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی راہ سے روک دیا جائے گا۔

(74) جو لوگ اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے، اس کی راہ میں ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو پناہ دی اور ان کی مدد کی تو یہی لوگ سچے مومن ہیں۔ اللہ کی طرف سے ان کی جزا یہ ہے کہ ان کے گناہ معاف ہوں گے اور جنت میں انھیں عزت کی روزی ملے گی۔

(75) ان پہلے پہل ایمان لانے والے مہاجرین و انصار کے بعد جو لوگ ایمان لائے اور کافروں کے علاقے چھوڑ کر مسلمانوں کے علاقوں کی طرف ہجرت کی اور اللہ کے دین کی سربلندی اور کافروں کے کلمے کو نیچا کرنے کے لیے اللہ کی راہ میں جہاد کیا تو اے مومنو! ان کا شمار تمھی میں ہوگا۔ ان کے حقوق و فرائض تمھارے والے ہیں۔ ہاں، قریبی رشتہ دار اللہ تعالیٰ کے حکم کی رو سے ایک دوسرے کی وراثت کے معاملے میں ان لوگوں کی نسبت زیادہ حق دار ہیں جو پہلے ایمان اور ہجرت کی بنیاد پر ایک دوسرے کے وارث بنے تھے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔ اس سے کوئی چیز چھپی نہیں۔ وہ خوب جانتا ہے کہ اس کے بندوں کی بہتری کس چیز میں ہے، لہٰذا اسی چیز کو ان کا دین بنا دیتا ہے۔

فوائد: ❀ مومنوں پر فرض ہے کہ وہ قیدیوں کو اسلام قبول کرنے کی ترغیب دیں۔ ❀ ان آیات میں اس بات کی بشارت ہے کہ اہلِ ایمان مشرکوں کے خلاف فتح و نصرت کے مادی اور روحانی ذرائع اختیار کیے رکھیں تو اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت ان پر ضرور نازل ہوتی رہے گی۔ ❀ مسلمان اگر دشمن کے خلاف متحد نہ ہوں تو ان کی شان و شوکت کا اظہار نہ ہوگا اور اس سے بہت بڑا فساد برپا ہوگا۔ ❀ شریعت اسلامی میں عہد و پیمان اور معاہدوں کی پاسداری ضروری ہے، خواہ یہ بعض مسلمانوں کے مفادات سے ٹکراتی ہو۔

سُوْرَةُ التَّوْبَةِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ مِائَةٌ وَتِسْعٌ وَعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَسِتَّةَ عَشَرَ رُكُوْعًا

بَرَآءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖٓ اِلَى الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿١﴾
فَسِيْحُوْا فِي الْاَرْضِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللّٰهِ
وَاَنَّ اللّٰهَ مُخْزِي الْكٰفِرِيْنَ ﴿٢﴾ وَاَذَانٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖٓ اِلَى
النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ اَنَّ اللّٰهَ بَرِيْٓءٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۙ۬ وَ
رَسُوْلُهٗ ؕ فَاِنْ تُبْتُمْ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ
غَيْرُ مُعْجِزِي اللّٰهِ ؕ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿٣﴾ اِلَّا
الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ثُمَّ لَمْ يَنْقُصُوْكُمْ شَيْـًٔا وَّلَمْ
يُظَاهِرُوْا عَلَيْكُمْ اَحَدًا فَاَتِمُّوْٓا اِلَيْهِمْ عَهْدَهُمْ اِلٰى مُدَّتِهِمْ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ﴿٤﴾ فَاِذَا انْسَلَخَ الْاَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا
الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ وَخُذُوْهُمْ وَاحْصُرُوْهُمْ
وَاقْعُدُوْا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ ۚ فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ
اٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَخَلُّوْا سَبِيْلَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٥﴾ وَاِنْ
اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ اسْتَجَارَكَ فَاَجِرْهُ حَتّٰى يَسْمَعَ كَلٰمَ
اللّٰهِ ثُمَّ اَبْلِغْهُ مَاْمَنَهٗ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْلَمُوْنَ ﴿٦﴾ ع

1 ع 6 7

سورۂ توبہ مدنی ہے

سورت کے بعض مقاصد: مشرکوں اور منافقوں سے اعلانِ براءت اور ان سے جہاد، نیز توبہ کرنے والوں کے لیے توبہ کے دروازے کا کھلا ہونا۔

تفسیر: (1) یہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف سے براءت اور لاتعلقی کا اظہار اور ان معاہدوں کے ختم ہونے کا اعلان ہے جو تم نے، اے مسلمانو! جزیرۂ عرب میں مشرکوں سے کر رکھے ہیں۔

(2) چنانچہ اے مشرکو! تم چار ماہ تک امن سے اس سرزمین میں رہ سکتے ہو۔ اس کے بعد تمھارے ساتھ کوئی معاہدہ ہوگا نہ امان دی جائے گی۔ یقین کرو کہ اگر تم اپنے کفر پر جمے رہے تو اللہ کی پکڑ اور اس کے عذاب سے نہیں بچ پاؤ گے۔ یہ بھی یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ کافروں کو دنیا میں قتل اور قید کی سزا دے کر اور قیامت کے دن آگ میں داخل کر کے ذلیل کرے گا۔ اس حکم کے تحت معاہدے توڑنے والے اور وہ لوگ آئیں گے جن سے کسی تاریخ کے تعین کے بغیر مطلق معاہدہ ہے۔ رہے وہ لوگ جن کا معاہدہ کسی معین مدت تک ہے، اگر اس کی مدت چار ماہ سے بھی زیادہ ہے، تو اسے ان کی مدت تک پورا کیا جائے گا۔

(3) اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف سے یومِ نحر کے دن تمام لوگوں کے لیے اطلاع ہے کہ اللہ تعالیٰ مشرکوں سے بری ہے، اسی طرح اس کا رسول بھی ان سے براءت کا اظہار کرتا ہے۔ اے مشرکو! اگر تم اپنے شرک سے توبہ کرو تو تمھاری توبہ تمھارے لیے بہتر ہے اور اگر تم توبہ کرنے سے اعراض کرو تو یقین جانو کہ تم اللہ تعالیٰ سے کہیں نہیں چھپ سکتے اور نہ اس کی سزا سے بچ سکتے ہو۔ اے رسول (ﷺ)! ان لوگوں کو جنھوں نے اللہ کے ساتھ کفر کیا، یہ بری خبر دے دیں کہ دردناک عذاب ان کا انتظار کر رہا ہے۔

(4) مگر جن مشرکوں سے تم نے کوئی عہد و پیمان کیا اور انھوں نے تمھارا عہد پورا کیا اور اس میں کوئی کمی کوتاہی نہیں کی تو وہ اس سابقہ حکم سے مستثنیٰ ہیں، ان پر یہ حکم لاگو نہیں ہوتا، اس لیے مدت ختم ہونے تک ان سے کیے ہوئے معاہدوں کی پاسداری کرو۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ ان متقیوں کو پسند کرتا ہے جو اس کے حکموں کی تعمیل کرتے ہیں، اور وعدہ پورا کرنا بھی اس کا حکم ہے اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے باز رہتے ہیں اور ان منع کیے ہوئے کاموں میں خیانت و بدعہدی بھی شامل ہے۔

(5) پھر جب یہ حرمت والے مہینے، جن میں تم نے اپنے دشمنوں کو امان دی ہے، گزر جائیں تو یہ مشرک تمھیں جہاں ملیں، انھیں قتل کرو، قیدی بناؤ، انھیں ان کے قلعوں میں بند کر دو اور ان کے راستوں پر بھی ان کے لیے گھات لگا کر بیٹھو، پھر اگر وہ اللہ تعالیٰ کے حضور شرک سے توبہ کر لیں، نماز قائم کریں اور اپنے مالوں کی زکاۃ ادا کریں تو وہ تمھارے اسلامی بھائی ہیں، لہٰذا ان سے لڑائی ترک کر دو۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ اپنے توبہ کرنے والے بندوں کو بے حد بخشنے والا اور ان پر نہایت رحم کرنے والا ہے۔

(6) اے رسول (ﷺ)! اگر کوئی مشرک جس کا خون اور مال حلال ہے، آ کر آپ سے پناہ طلب کرے تو اسے پناہ دے دیں یہاں تک کہ وہ قرآن سن لے، پھر اسے اس کی جائے امن تک پہنچا دیں۔ یہ حکم اس وجہ سے ہے کہ کافر اس دین کے حقائق سے ناواقف ہیں۔ جب وہ قرآن کی قراءت سن کر یہ حقائق جان لیں تو ہو سکتا ہے ہدایت پا جائیں۔

فوائد: ❀ یہ آیات اس بات کی واضح دلیل ہیں کہ اسلام صلح، امن و سلامتی اور مفاہمت کی بنیاد پر دشمن سے خارجی تعلقات برابری کی سطح پر استوار کرنے کا پوری طرح قائل ہے۔

❀ اسلام معاہدوں کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا اور انھیں پورا کرنا واجب قرار دیتا ہے اور ان کی حفاظت کو ایمان و تقویٰ کا لازمی حصہ ٹھہراتا ہے۔

❀ بلاشبہ نماز قائم کرنا اور زکاۃ ادا کرنا اس بات کی علامت ہیں کہ یہ شخص مسلمان ہے اور ان کی ادائیگی سے مال و جان محفوظ ہو جاتے ہیں۔ ایسے شخص کو مسلمانوں کے جملہ حقوق مل جاتے ہیں اور اس کے مال و جان محفوظ ہو جاتے ہیں اِلّا یہ کہ وہ کوئی ایسا کام کرے کہ اس کی حرمت ختم ہو جائے، یعنی کسی ایسے جرم کا ارتکاب کرے جس سے قتل واجب ہو جاتا ہے، جیسے بے گناہ کو قتل کرنے والے، شادی شدہ زانی اور مرتد کا معاملہ ہے۔ ❀ مسلمانوں سے جنگ کرنے والا دشمن بھی اگر ان سے امان مانگے تو اسے امان دینا جائز ہے تاکہ وہ اسلام کی صداقت کے دلائل سن لے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اسلام کافروں کے بارے میں فراخ دلی اور عزت و تکریم کا مظاہرہ کرتا اور صلح و امن کو ترجیح دیتا ہے۔

كَيْفَ يَكُوْنُ لِلْمُشْرِكِيْنَ عَهْدٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ رَسُوْلِهٖٓ
اِلَّا الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۚ فَمَا اسْتَقَامُوْا
لَكُمْ فَاسْتَقِيْمُوْا لَهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ﴿٧﴾ كَيْفَ وَاِنْ
يَّظْهَرُوْا عَلَيْكُمْ لَا يَرْقُبُوْا فِيْكُمْ اِلًّا وَّلَا ذِمَّةً ۭ يُرْضُوْنَكُمْ
بِاَفْوَاهِهِمْ وَتَاْبٰى قُلُوْبُهُمْ ۚ وَاَكْثَرُهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿٨﴾ ۚ
اِشْتَرَوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِهٖ ۭ
اِنَّهُمْ سَاۗءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٩﴾ لَا يَرْقُبُوْنَ فِيْ مُؤْمِنٍ اِلًّا
وَّلَا ذِمَّةً ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُعْتَدُوْنَ ﴿١٠﴾ فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا
الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ ۭ وَنُفَصِّلُ
الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿١١﴾ وَاِنْ نَّكَثُوْٓا اَيْمَانَهُمْ
مِّنْۢ بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَطَعَنُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ فَقَاتِلُوْٓا
اَىِٕمَّةَ الْكُفْرِ ۙ اِنَّهُمْ لَآ اَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ
يَنْتَهُوْنَ ﴿١٢﴾ اَلَا تُقَاتِلُوْنَ قَوْمًا نَّكَثُوْٓا اَيْمَانَهُمْ
وَهَمُّوْا بِاِخْرَاجِ الرَّسُوْلِ وَهُمْ بَدَءُوْكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ ۭ
اَتَخْشَوْنَهُمْ ۚ فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشَوْهُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٣﴾

(7) مشرکوں کا کوئی عہد و پیمان اور امان کا معاہدہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے ہاں قابلِ اعتبار نہیں رہا سوائے ان مشرکوں کے معاہدے کے جن کے ساتھ، اے مسلمانو! تم نے صلح حدیبیہ کے موقع پر مسجد الحرام کے قریب عہد و پیمان کیا۔ جب تک وہ اس باہمی معاہدے کو نبھائیں اور نہ توڑیں تو تم بھی اس پر قائم رہو اور اسے نہ توڑو۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ اپنے ان متقی بندوں کو پسند کرتا ہے جو اس کے حکموں کی تعمیل کرتے اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے باز رہتے ہیں۔

(8) ان کے عہد و پیمان اور امان کا کیا اعتبار جبکہ وہ تمھارے دشمن ہیں اور اگر یہ تم پر غالب آ جائیں تو تمھارے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈریں نہ کسی رشتہ داری اور عہد کا لحاظ کریں بلکہ تمھیں نہایت بری طرح سزا دیں۔ وہ زبان سے میٹھی باتیں کر کے تمھیں خوش کرتے ہیں لیکن ان کے دل ان کی زبانوں کی موافقت نہیں کرتے۔ دوسرے لفظوں میں ''بغل میں چھری منہ میں رام رام''۔ وہ اپنی بات پر پورا اترنے والے نہیں اور ان کی اکثریت عہد توڑنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے نکل جانے والی ہے۔

(9) انھوں نے اللہ تعالیٰ کی آیات، جن میں وفائے عہد کا حکم بھی تھا، کی پیروی کے بجائے دنیا کا حقیر ساز و سامان بطور عوض لینا پسند کیا، جس سے انھوں نے اپنی خواہشات اور ہوس کی تسکین کی، چنانچہ انھوں نے حق کی پیروی سے خود بھی گریز اور اعراض کیا اور دوسروں کو بھی اس سے روکا۔ ان کا یہ عمل نہایت برا ہے جو وہ کرتے ہیں۔

(10) وہ کسی مومن کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا لحاظ کرتے ہیں نہ کسی رشتہ داری اور عہد کا۔ اس کا سبب ان کی آنکھوں پر عداوت اور دشمنی کی پٹی ہے۔ جس ظلم و زیادتی کے وہ عادی ہیں، اس کی وجہ سے وہ اللہ کی حدود سے بہت آگے نکل گئے ہیں۔

(11) اگر وہ اپنے کفر سے اللہ کے حضور توبہ کریں، شہادتین کی گواہی دیں، نماز قائم کریں اور اپنے مالوں کی زکاۃ ادا کریں تو وہ مسلمان ہیں اور تمھارے دینی بھائی ہیں۔ ان کے وہی حقوق و فرائض ہیں جو تمھارے ہیں۔ تمھارے لیے ان سے قتال کرنا جائز نہیں۔ ان کا اسلام ان کے خون، مال اور عزت کا محافظ ہے۔ ہم علم والے لوگوں کے لیے آیتیں کھول کھول کر بیان کرتے ہیں، وہی ان سے فائدہ اٹھاتے ہیں اور دوسروں کو بھی ان کے ذریعے سے نفع پہنچاتے ہیں۔

(12) اگر یہ مشرک جنگ بندی کا معاہدہ توڑ دیں جو تم نے ان سے مقررہ مدت سے کر رکھا ہے اور تمھارے دین پر نکتہ چینی اور طعنہ زنی کریں تو ان سے بھڑ جاؤ۔ بلاشبہ یہ کفر کے سرغنے اور قائد ہیں اور ان کے لیے کوئی عہد و پیمان نہیں جو ان کے خون بہانے میں رکاوٹ ہو۔ ان سے لڑائی کرو۔ ممکن ہے وہ اپنے کفر، وعدہ خلافی اور دین پر طعنہ زنی سے باز آ جائیں۔

(13) اے مومنو! تم ایسے لوگوں سے کیوں جنگ نہیں کرتے جنھوں نے اپنے عہد و پیمان توڑے اور دار الندوہ کی میٹنگ میں رسول اکرم ﷺ کو مکہ سے نکالنے کی کوشش کی جبکہ وہ خود پہلے پہل تم سے لڑائی کا آغاز بھی کر چکے ہیں جب انھوں نے قریش کے حلیف قبیلے بنوبکر کی رسول اکرم ﷺ کے حلیف قبیلے بنوخزاعہ کے خلاف مدد کی۔ کیا تم جنگ میں ان کا آمنا سامنا کرنے سے ڈرتے ہو؟! اگر تم سچے مومن ہو تو اللہ تعالیٰ اس کا زیادہ حق دار ہے کہ تم اس سے ڈرو۔

فوائد: ❀ یہ آیات اس بات کی دلیل پیش کرتی ہیں کہ عہد و پیمان توڑنے والے مشرکوں سے لڑائی کئی وجوہات کی بنا پر تھی جن میں سے ایک اہم وجہ ان کا عہد و پیمان توڑنا تھا۔

❀ ان آیات سے ثابت ہوا کہ نماز یا زکاۃ کے منکروں سے اس وقت تک لڑائی ہوگی جب تک وہ ان کی ادائیگی نہ کریں جیسا کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کیا۔

❀ بعض علماء نے ارشاد باری تعالیٰ: ﴿وَطَعَنُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ﴾ سے یہ دلیل پکڑی ہے کہ جو شخص بھی جان بوجھ کر استہزاء کرتے ہوئے دینِ اسلام کا مذاق اڑائے، اسے قتل کرنا فرض ہے۔

❀ یہ آیات اس بات کی دلیل ہیں کہ جو مومن صرف اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے، وہ ضرور سب لوگوں سے بڑھ کر بہادر اور دشمن سے لڑائی کرنے میں سب سے زیادہ جری ہوگا۔

قَاتِلُوْهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ بِاَيْدِيْكُمْ وَيُخْزِهِمْ وَيَنْصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ
وَيَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٤﴾ وَيُذْهِبْ غَيْظَ قُلُوْبِهِمْ ؕ وَ
يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿١٥﴾ اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ
تُتْرَكُوْا وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جٰهَدُوْا مِنْكُمْ وَلَمْ يَتَّخِذُوْا
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلَا رَسُوْلِهٖ وَلَا الْمُؤْمِنِيْنَ وَلِيْجَةً ؕ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ
بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿١٦﴾ ع مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يَّعْمُرُوْا مَسٰجِدَ اللّٰهِ
شٰهِدِيْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ بِالْكُفْرِ ؕ اُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ۚۖ وَ
فِى النَّارِ هُمْ خٰلِدُوْنَ ﴿١٧﴾ اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ
وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَلَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ
فَعَسٰٓى اُولٰٓئِكَ اَنْ يَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ﴿١٨﴾ اَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ
الْحَآجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ
الْاٰخِرِ وَجٰهَدَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ لَا يَسْتَوٗنَ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَ
اللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٩﴾ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ
هَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ۙ
اَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ﴿٢٠﴾

2 ع 10 8

نصف

﴿14﴾ اے ایمان والو! ان مشرکوں سے جہاد کرو۔ اگر تم ان سے جہاد کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمھارے ہاتھوں انھیں عذاب دے گا اور یہ اس طرح کہ تم اپنے ہاتھوں سے انھیں قتل کرو گے اور اللہ تعالیٰ انھیں شکست وقید سے دوچار کر کے ذلیل کرے گا۔ تمھیں ان پر غلبہ عطا کر کے ان کے خلاف تمھاری مدد کرے گا اور ان کی گرفتاری، قتل اور شکست اور مومنوں کی ان پر فتح ونصرت سے ان مومنوں کے سینوں کو ٹھنڈا کرے گا جو اس جنگ میں شامل نہیں ہوئے۔

﴿15﴾ مومنوں کو ان پر فتح دے کر ان کے دلوں کا غم وغصہ دور کر دے گا اور ان دشمنوں میں سے اللہ جس کی چاہے، توبہ قبول کرے بشرطیکہ وہ توبہ کریں جیسا کہ فتح مکہ کے روز عملاً ایسا ہوا کہ کئی لوگوں نے توبہ کر لی اور ان میں سے سچی توبہ کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے۔ وہ اپنی تخلیق، تدبیر اور شریعت سازی میں کمال حکمت والا ہے۔

﴿16﴾ اے مومنو! کیا تم یہ سمجھ بیٹھے ہو کہ اللہ تعالیٰ تمھیں آزمائے بغیر چھوڑ دے گا؟! آزمائش میں ڈالنا اللہ تعالیٰ کا دستور اور طریقہ ہے۔ تم ضرور آزمائش میں ڈالے جاؤ گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ تم میں سے ان مجاہد بندوں کو اچھی طرح جان لے اور انھیں لوگوں کے سامنے لے آئے جو اللہ تعالیٰ کے لیے مخلص ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے اللہ تعالیٰ، اس کے رسول اور اہلِ ایمان کے سوا کافروں میں سے کسی کو دلی دوست اور جگری یار نہیں بنایا۔ اور تم جو عمل کرتے ہو، اللہ تعالیٰ اس سے اچھی طرح باخبر ہے۔ ان میں سے کوئی چیز بھی اس سے پوشیدہ اور مخفی نہیں۔ وہ ضرور تمھیں تمھارے اعمال کا بدلہ دے گا۔

﴿17﴾ مشرکوں کے لائق نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی مسجدوں میں عبادت کر کے اور اطاعت کے دوسرے مختلف کام کر کے انھیں آباد کریں جبکہ وہ کفریہ امور کا اظہار کر کے خود اپنے کفر کے اقراری ہیں۔ ان لوگوں کے اعمال برباد ہو گئے کیونکہ ان میں عمل کی قبولیت کی شرط نہیں پائی جاتی اور وہ ہے ایمان۔ وہ لوگ قیامت کے دن ضرور آگ میں داخل ہوں گے جس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے الّا یہ کہ وہ اپنی موت سے پہلے پہلے شرک سے توبہ کر لیں۔

﴿18﴾ بلاشبہ مسجدیں آباد کرنا اور ان کی ذمہ داریاں نبھانا تو اس شخص کے شایانِ شان ہے جو اکیلے اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا، قیامت پر ایمان لایا، نماز قائم کی، اپنے مال کی زکاۃ ادا کی اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے سوا کسی سے نہ ڈرا۔ تو ایسے ہی لوگوں کے متعلق امید ہے کہ وہ سیدھی راہ کی طرف ہدایت پائیں گے۔ جہاں تک مشرکوں کا تعلق ہے، وہ تو اس سے کوسوں دور ہیں۔

﴿19﴾ اے مشرکو! کیا تم نے حاجیوں کو پانی پلانے کی ڈیوٹی دینے اور مسجد الحرام کی خدمت کرنے والوں کو اس شخص کے برابر کر دیا ہے جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا، قیامت کے دن پر ایمان لایا اور اللہ تعالیٰ کے دین کی سربلندی اور کافروں کے کلمے کو سرنگوں کرنے کے لیے اپنی جان ومال سے جہاد کیا۔ کیا تم نے اللہ تعالیٰ کے ہاں ان کا مقام ومرتبہ برابر کر دیا؟! وہ اللہ کے ہاں کبھی برابر نہیں ہو سکتے۔ اللہ تعالیٰ مشرک ظالموں کو ہدایت کی توفیق نہیں دیتا، خواہ وہ حاجیوں کو پانی پلانے جیسے اچھے اعمال کرتے رہیں۔

﴿20﴾ جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے، دارالکفر چھوڑ کر دارالاسلام کی طرف ہجرت کرنے اور اپنے جان ومال سے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے جیسے نیک کام اکٹھے کر لیے، وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں دوسرے لوگوں کی نسبت بہت بڑے مرتبے والے ہیں اور مذکورہ صفات والے لوگ ہی جنت پا کر کامیاب ہوں گے۔

فوائد: ❀ یہ آیات اس امر کی دلیل پیش کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندوں سے محبت کرتا اور ان کے احوال کا خیال رکھتا ہے حتی کہ اس نے شریعت کے جملہ مقاصد میں یہ بات بھی رکھی ہے کہ مومنوں کے سینے ٹھنڈے ہوں اور ان کا غم وغصہ دور ہو۔ ❀ اللہ تعالیٰ نے جہاد کا حکم اس عظیم مقصد کے حصول کے لیے دیا ہے کہ وہ ایمان کے جھوٹے دعویداروں اور اللہ تعالیٰ کے دین کے سچے طرف داروں کے درمیان امتیاز اور فرق کرے۔ ❀ مسجدوں کو حقیقی آباد کرنے والے (اصل اور سچے خادم) تو وہ لوگ ہیں جو اپنے ایمان میں سچے اور ایسے نیک اعمال بجا لانے والے ہیں جن کی اساس نماز اور زکاۃ ہے اور وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے ہیں اور یہ ڈر ہی ہر بھلائی کی اصل ہے۔ ❀ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا اور اس پر ایمان لانا حاجیوں کو پانی پلانے اور مسجد الحرام کی خدمت کرنے سے کئی گنا افضل ہے کیونکہ ایمان، دین کی اساس اور بنیاد ہے اور جہاد فی سبیل اللہ، دین کی چوٹی ہے۔

يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَرِضْوَانٍ وَّجَنّٰتٍ لَّهُمْ فِيْهَا
نَعِيْمٌ مُّقِيْمٌ ﴿٢١﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ
عَظِيْمٌ ﴿٢٢﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْٓا اٰبَاۗءَكُمْ وَ
اِخْوَانَكُمْ اَوْلِيَاۗءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَي الْاِيْمَانِ ۭ وَمَنْ
يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿٢٣﴾ قُلْ اِنْ كَانَ
اٰبَاۗؤُكُمْ وَاَبْنَاۗؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَ
اَمْوَالُۨ اقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَ
مَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَ
جِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ۭ وَاللّٰهُ
ع 3 8 9 لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿٢٤﴾ لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ فِيْ
مَوَاطِنَ كَثِيْرَةٍ ۙ وَّيَوْمَ حُنَيْنٍ ۙ اِذْ اَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ
فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ شَيْــــًٔا وَّضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْاَرْضُ بِمَا
رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّيْتُمْ مُّدْبِرِيْنَ ﴿٢٥﴾ ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ
عَلٰي رَسُوْلِهٖ وَعَلَي الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَنْزَلَ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا
وَعَذَّبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ وَذٰلِكَ جَزَاۗءُ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٢٦﴾

(21) ان کا رب اللہ انھیں ایسے امور کی خبر دیتا ہے جن سے وہ خوش ہو جائیں گے۔ وہ انھیں اپنی رحمت اور رضا مندی کی خوشخبری دیتا ہے کہ وہ ان سے کبھی ناراض نہیں ہوگا اور انھیں ایسی جنتوں میں داخل کرنے کی خوشخبری دیتا ہے جن میں کبھی نہ ختم ہونے والی نعمتیں ہیں۔

(22) وہ ان جنتوں میں ہمیشہ قیام کریں گے جس کی کوئی انتہا نہیں۔ یہ بدلہ ہے ان کے ان نیک اعمال کا جو وہ دنیا میں کیا کرتے تھے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے ہاں عظیم ثواب ہے اس شخص کے لیے جس نے دین کو اسی کے لیے خالص کرتے ہوئے اس کے حکموں کی تعمیل کی اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے باز رہا۔

(23) اے اللہ پر ایمان لانے اور اس کے رسول کی لائی ہوئی شریعت کی پیروی کرنے والو! اگر تمھارے آباء و اجداد، حقیقی بھائی اور دیگر قریبی رشتہ دار اکیلے اللہ پر ایمان لانے کے بجائے کفر پر اڑے رہیں تو تم ان سے اس طرح کا تعلق اور محبت نہ رکھو کہ مومنوں کے راز کی باتیں انھیں بتاؤ اور ان سے مشورہ بھی نہ کرو۔ جو شخص ان کے کفر پر باقی رہنے کے باوجود ان سے دوستی رکھے اور ان سے محبت کا اظہار کرے تو اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی اور معصیت و نافرمانی کی وجہ سے خود کو ہلاکت میں ڈال کر اپنے آپ پر ظلم کیا۔

(24) اے رسول (ﷺ)! کہہ دیں کہ اے مومنو! اگر تمھارے آباء و اجداد اور تمھارے بیٹے، تمھارے بھائی اور تمھاری بیویاں، تمھارے کنبے قبیلے اور تمھارے کمائے ہوئے مال اور وہ تجارت جس کے بڑھنے کو تم پسند کرتے ہو اور جس کے ماند پڑنے سے تم ڈرتے ہو اور تمھارے وہ گھر جن میں رہنا تم پسند کرتے ہو، اگر یہ ساری چیزیں تمھیں اللہ تعالیٰ، اس کے رسول اور اس کی راہ میں جہاد کرنے سے زیادہ عزیز ہیں تو پھر اس عذاب اور سزا کا انتظار کرو جو تم پر اللہ نازل کرے گا۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو اپنی رضا کے کاموں کی توفیق نہیں دیتا جو اس کی اطاعت سے نکل جانے والے ہیں۔

(25) اے ایمان والو! جب تم نے اللہ تعالیٰ پر بھروسا کیا، جنگی وسائل اختیار کیے اور اپنی کثرت پر اترائے نہیں تو اللہ تعالیٰ نے تمھاری تھوڑی تعداد اور معمولی تیاری کے باوجود تمھیں تمھارے مشرک دشمنوں پر کئی جنگوں میں غالب کیا اور تمھاری خاص مدد کی۔ تمھاری ان پر فتح تمھاری کثرتِ تعداد کی وجہ سے نہیں تھی۔ جنگِ حنین میں بھی اللہ نے اس وقت تمھاری مدد کی جب تم اپنی زیادہ تعداد پر اترانے لگے اور تم نے کہا: آج تعداد کی کمی کی وجہ سے ہم مغلوب نہیں ہوں گے، چنانچہ جس کثرت پر تمھیں ناز تھا، وہ تمھارے کسی کام نہ آئی۔ تمھارا دشمن تم پر غالب آگیا، زمین اپنی وسعتوں کے باوجود تم پر تنگ ہوگئی اور تم اپنے دشمنوں سے شکست کھا کر بھاگ نکلے۔ (26) پھر دشمن کے ساتھ مقابلے سے تمھارے بھاگ جانے کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ پر اور مومنوں پر اطمینان اور سکینت نازل فرمائی تو وہ لڑائی کے لیے ڈٹ کر کھڑے ہوگئے اور اللہ تعالیٰ نے فرشتے نازل کیے جنھیں تم نہیں دیکھتے تھے اور کافروں کو اللہ تعالیٰ نے عذاب دیا کہ ان کے کچھ لوگ قتل ہوئے، کچھ لوگ اور بچے قیدی بنے اور ان کے اموال بھی مسلمانوں کے قبضے میں آگئے۔ یہ سزا جو انھیں ملی، تو رسولوں کو جھٹلانے اور ان کی تعلیمات سے منہ موڑنے والے کافروں کی یہی سزا ہے۔

فوائد: ❀ مجاہدین کے فضائل و اوصاف بہت زیادہ ہیں۔ وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں ہر مقام و مرتبے والے سے اونچا مقام و مرتبہ رکھتے ہیں۔ انھیں دربارِ الٰہی میں خصوصی اور نمایاں مقام حاصل ہے۔ وہی کامیاب و کامران ہونے والے اور نجات پانے والے ہیں اور انھی کو اللہ تعالیٰ نعمتوں کی بشارت دیتا ہے۔ ❀ یہ آیات اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے محبت کے فرض ہونے کی سب سے بڑی دلیل ہیں اور ان سے یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے محبت ہر شے کی محبت سے مقدم ہونی چاہیے۔ ❀ جنگی ایام میں سے حنین کے دن کا خصوصی تذکرہ اس لیے کیا کہ اس میں یہ سبق دیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت سے فتح و نصرت نصیب ہوتی ہے اور اطاعت کے مقابلے میں جب دنیا کے عارضی منافع پیش نظر ہوں تو شکست مقدر ٹھہرتی ہے۔ ❀ یہاں سکینت اور اطمینان کے نزول کی فضیلت بیان ہوئی ہے۔ رسول اکرم ﷺ پر سکینت کے نزول کا مطلب یہ ہے کہ آپ ان مسلمانوں پر مطمئن ہوگئے جو آپ کے ساتھ تھے اور آپ کو اللہ تعالیٰ کی نصرت پر پورا یقین ہوگیا۔ اہلِ ایمان پر سکینت کے نزول کا مطلب یہ ہے کہ گھبراہٹ اور خوف کے بعد اللہ تعالیٰ نے انھیں ثابت قدم کر دیا اور وہ دلیر ہوگئے۔

ثُمَّ يَتُوْبُ اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ
غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۷﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ
نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا ۚ وَ
اِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً فَسَوْفَ يُغْنِيْكُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖۤ اِنْ شَآءَ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۸﴾ قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ
وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَلَا يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَ
رَسُوْلُهٗ وَلَا يَدِيْنُوْنَ دِيْنَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِيْنَ
اُوْتُوا الْكِتٰبَ حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَّدٍ وَّهُمْ
4 ع 5 10 صٰغِرُوْنَ ﴿۲۹﴾ وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ عُزَيْرُ ۣابْنُ اللّٰهِ وَقَالَتِ
النَّصٰرَى الْمَسِيْحُ ابْنُ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ قَوْلُهُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ ۚ
يُضَاهِـُٔوْنَ قَوْلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ ؕ
قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ ۚ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ﴿۳۰﴾ اِتَّخَذُوْۤا اَحْبَارَهُمْ
وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَالْمَسِيْحَ
ابْنَ مَرْيَمَ ۚ وَمَاۤ اُمِرُوْۤا اِلَّا لِيَعْبُدُوْۤا اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ
لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ سُبْحٰنَهٗ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۳۱﴾

(27) پھر یہ سزا ملنے کے بعد جس نے اپنے کفر اور گمراہی سے توبہ کر لی تو اللہ تعالیٰ اس پر توجہ فرمائے گا اور اس کی توبہ قبول کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اپنے توبہ کرنے والے بندوں کو بے حد بخشنے والا اور ان پر خوب رحم کرنے والا ہے کہ وہ ان کے کفر اور گناہ کرنے کے باوجود ان کی توبہ قبول کرتا ہے۔

(28) اے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لانے اور اس کی شریعت کی پیروی کرنے والو! بلاشبہ مشرک ناپاک ہی ہیں کیونکہ ان میں کفر، ظلم، قابلِ مذمت اخلاق اور بری عادات پائی جاتی ہیں، لہٰذا وہ اس سال، یعنی 9 ہجری کے بعد حرم مکی میں، جس میں مسجد الحرام بھی ہے، داخل نہ ہوں، خواہ وہ حج وعمرہ کی نیت ہی سے آئیں۔ اے ایمان والو! اگر تمھیں معاشی خسارے کا خطرہ ہو کہ یہ مشرک کھانے پینے کی چیزیں اور مختلف تجارتی سامان جو تمھارے پاس لاتے تھے، وہ آنا بند ہو جائے گا، تو اگر اللہ نے چاہا تو وہ اپنے فضل سے ضرور تمھیں مشرکوں کے ساتھ تجارت سے بے نیاز کر دے گا۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ کو تمھاری تمام صورت حال کا خوب علم ہے۔ وہ تمھارے لیے جو تدبیر کرتا ہے، اس میں وہ کمال حکمت والا ہے۔

(29) اے ایمان والو! تم یہود و نصاریٰ کے ان کافروں کے خلاف جہاد کرو جو اللہ تعالیٰ کے وحدہ لاشریک ہونے پر ایمان لاتے ہیں نہ وہ قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں اور نہ ان چیزوں سے بچتے ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے ان پر حرام قرار دیا ہے، جیسے: مردار، خنزیر کا گوشت، شراب اور سود وغیرہ۔ اور نہ وہ اللہ تعالیٰ کی نازل کی ہوئی شریعت کو تسلیم کرتے ہیں۔ ان کے خلاف اس وقت تک جہاد کرو جب تک وہ مغلوب ہو کر ذلت سے جزیہ ادا نہ کریں۔

(30) بلاشبہ یہود و نصاریٰ میں سے ہر ایک مشرک ہے۔ یہودی اس وجہ سے مشرک ہیں کہ انھوں نے سیدنا عزیر علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کا بیٹا قرار دیا اور عیسائی اس وجہ سے مشرک ہیں کہ انھوں نے دعویٰ کیا کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے بیٹے ہیں۔ یہ جھوٹ جو انھوں نے گھڑا، صرف ان کے منہ کی بات ہے۔ کوئی دلیل اس کی تائید نہیں کرتی۔ وہ اس بات میں اپنے سے پہلے مشرکوں سے ملتے جلتے ہیں جنھوں نے کہا تھا کہ فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی شان اس سے بہت بلند اور بڑی ہے۔ اللہ انھیں برباد کرے، وہ واضح حق چھوڑ کر باطل کی طرف کیسے بہکے جا رہے ہیں؟!

(31) یہودیوں نے اپنے علماء اور عیسائیوں نے اپنے عبادت گزاروں کو اللہ تعالیٰ کے سوا رب بنالیا۔ وہ اللہ تعالیٰ کی ان پر حرام کی ہوئی چیزیں ان کے لیے حلال قرار دیتے اور جو چیزیں اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے حلال قرار دیں، انھیں ان پر حرام قرار دیتے ہیں۔ عیسائیوں نے مسیح عیسیٰ ابن مریم کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ معبود قرار دے دیا حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تو علمائے یہود، عیسائیوں کے عبادت گزاروں، عزیر اور عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام سب کو یہی حکم دیا تھا کہ وہ اکیلے اللہ تعالیٰ ہی کی بندگی کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں۔ اللہ پاک اکیلا ہی معبود ہے۔ اس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں۔ وہ اس چیز سے بری اور پاک ہے کہ اس کا کوئی شریک ہو جیسا کہ یہ مشرک اور دیگر کئی لوگ کہتے ہیں۔

فوائد: ❀ ان آیات سے ثابت ہوا کہ رزق کے اسباب و ذرائع کی طرف دلی رجحان رکھنا جائز ہے اور یہ توکل کے منافی امر نہیں۔

❀ ان آیات سے یہ بھی معلوم ہوا کہ رزق کا دارومدار صرف محنت پر نہیں، بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے جس کی تقسیم اس نے اپنے پاس رکھی ہے۔

❀ جزیہ ان تین امور میں سے ایک ہے جنھیں اختیار کرنے کا اسلام اپنے دشمنوں کو موقع دیتا ہے۔ اس کا مقصد سارے معاملے کا اختیار مسلمانوں کے حوالے کرنا اور کافروں کی شان و شوکت خاک میں ملانا ہے۔

❀ یہودیوں کے خبث باطن اور شر نے انھیں اس قدر دلیر کر دیا کہ وہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی گستاخی پر اتر آئے اور اس کی شان اور عظمت میں کمی کرنے کے مرتکب ہوئے۔

يُرِيدُونَ أَن يُطْفِـُٔوا۟ نُورَ ٱللَّهِ بِأَفْوَٰهِهِمْ وَيَأْبَى
ٱللَّهُ إِلَّآ أَن يُتِمَّ نُورَهُۥ وَلَوْ كَرِهَ ٱلْكَـٰفِرُونَ ﴿٣٢﴾ هُوَ
ٱلَّذِىٓ أَرْسَلَ رَسُولَهُۥ بِٱلْهُدَىٰ وَدِينِ ٱلْحَقِّ لِيُظْهِرَهُۥ
عَلَى ٱلدِّينِ كُلِّهِۦ وَلَوْ كَرِهَ ٱلْمُشْرِكُونَ ﴿٣٣﴾ يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ
ءَامَنُوٓا۟ إِنَّ كَثِيرًا مِّنَ ٱلْأَحْبَارِ وَٱلرُّهْبَانِ لَيَأْكُلُونَ
أَمْوَٰلَ ٱلنَّاسِ بِٱلْبَـٰطِلِ وَيَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ ٱللَّهِ ۗ
وَٱلَّذِينَ يَكْنِزُونَ ٱلذَّهَبَ وَٱلْفِضَّةَ وَلَا يُنفِقُونَهَا فِى
سَبِيلِ ٱللَّهِ فَبَشِّرْهُم بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ﴿٣٤﴾ يَوْمَ يُحْمَىٰ عَلَيْهَا
فِى نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوَىٰ بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوبُهُمْ وَظُهُورُهُمْ ۖ
هَـٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِأَنفُسِكُمْ فَذُوقُوا۟ مَا كُنتُمْ تَكْنِزُونَ ﴿٣٥﴾
إِنَّ عِدَّةَ ٱلشُّهُورِ عِندَ ٱللَّهِ ٱثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِى
كِتَـٰبِ ٱللَّهِ يَوْمَ خَلَقَ ٱلسَّمَـٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ مِنْهَآ
أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ۚ ذَٰلِكَ ٱلدِّينُ ٱلْقَيِّمُ ۚ فَلَا تَظْلِمُوا۟
فِيهِنَّ أَنفُسَكُمْ ۚ وَقَـٰتِلُوا۟ ٱلْمُشْرِكِينَ كَآفَّةً كَمَا
يُقَـٰتِلُونَكُمْ كَآفَّةً ۚ وَٱعْلَمُوٓا۟ أَنَّ ٱللَّهَ مَعَ ٱلْمُتَّقِينَ ﴿٣٦﴾

النصف

(32) یہ اور دیگر تمام کافر یہ چاہتے ہیں کہ جھوٹ تراش کر اور محمد رسول اللہ ﷺ کی لائی ہوئی شریعت کو جھٹلا کر اسلام کا چراغ گل کر دیں اور اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس کے رسول کے لائے ہوئے دین کی حقانیت ثابت کرنے والے جو واضح دلائل اور ٹھوس ثبوت اسلام میں موجود ہیں، انھیں باطل قرار دے دیں، جبکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا یہ اٹل فیصلہ ہے کہ وہ ہر صورت میں اپنے دین کو مکمل اور غالب کرے گا اور دیگر ادیان پر اسے برتری عطا کرے گا، خواہ کافروں کو دین کی یہ تکمیل، غلبہ اور برتری ناگوار گزرے۔ اللہ تعالیٰ ہر صورت اسے مکمل اور غالب کرنے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ جب کسی امر کا ارادہ کر لے تو اس کے مخالف ارادے بالکل ختم ہو جاتے ہیں۔

(33) اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہی ہے جس نے اپنے رسول محمد ﷺ کو وہ قرآن دے کر بھیجا جو لوگوں کے لیے ہدایت ہے اور دینِ حق دے کر مبعوث کیا جو دینِ اسلام ہے تاکہ اس کے دلائل و براہین اور احکام کی بنا پر اسے باقی ادیان پر غالب کرے، خواہ مشرکوں کو اس سے تکلیف ہو۔

(34) اے اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے اور اس کی مقرر کی ہوئی شریعت کے مطابق عمل کرنے والو! بہت سے علمائے یہود اور عیسائیوں کے بے شمار عبادت گزار راہب لوگوں کا مال باطل طریقے سے بغیر کسی شرعی حق کے ہڑپ کر جاتے ہیں۔ وہ رشوت وغیرہ کے طور پر لوگوں سے مال لیتے ہیں اور لوگوں کو اللہ کے دین میں داخل ہونے سے روکتے ہیں۔ جو لوگ سونا اور چاندی جمع کرتے ہیں اور ان کی فرض زکاۃ ادا نہیں کرتے تو اے رسول (ﷺ)! انھیں قیامت کے دن کے دردناک عذاب کی بری خبر دے دیں۔

(35) قیامت کے دن ان کا جمع کیا ہوا مال جس کی زکاۃ انھوں نے روک لی، جہنم کی آگ میں تپایا جائے گا۔ جب وہ خوب گرم ہو جائے گا تو اس سے ان کی پیشانیاں، پہلو اور پیٹھیں داغی جائیں گی اور انھیں ڈانٹ ڈپٹ کرتے ہوئے کہا جائے گا: یہی ہیں نا تمھارے اموال جنھیں تم نے جمع کیا اور ان کے فرض حقوق زکاۃ اور صدقات وغیرہ ادا نہیں کیے، لہٰذا اب اس کا مزہ چکھو جو تم نے جمع کر کے رکھا تھا اور جس کا حق تم ادا نہیں کرتے تھے۔

(36) بلاشبہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر اور اس کے فیصلے کے مطابق سال کے مہینوں کی تعداد بارہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس وقت سے لوحِ محفوظ میں ثبت کر رکھے ہیں جب سے اس نے آسمان و زمین بنائے۔ ان بارہ مہینوں میں سے چار وہ ہیں جن میں اللہ تعالیٰ نے جنگ کرنا حرام قرار دیا ہے اور ان میں سے تین مہینے مسلسل ہیں: ذوالقعدہ، ذوالحجہ اور محرم، اور ایک مہینہ الگ ہے اور وہ ہے رجب۔ سال کے ان مہینوں کی مذکورہ تعداد اور ان میں سے چار کا حرمت والا ہونا، یہی سیدھا دین ہے، لہٰذا ان حرمت والے مہینوں میں لڑائی میں پڑ کر اور ان کی حرمت پامال کر کے خود پر ظلم نہ کرو۔ تم یک جان ہو کر مشرکوں کے خلاف جہاد کرو جیسے وہ سب اکٹھے ہو کر تم سے لڑتے ہیں اور یہ جان لو کہ اللہ تعالیٰ اپنی نصرت وحمایت کے اعتبار سے ان لوگوں کے ساتھ ہے جو اس کا حکم مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کام سے باز رہ کر اس سے ڈرتے ہیں اور جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ ہو، اس پر کوئی غالب نہیں آسکتا۔

فوائد: ❀ اللہ تعالیٰ کا دین ہمیشہ غالب اور فتح مند رہے گا، خواہ دشمنانِ اسلام اپنے حسد کی بنا پر اسے جتنا مرضی نقصان پہنچانے کی کوشش کر لیں۔

❀ لوگوں کے مال باطل طریقے سے کھانا اور انھیں اللہ تعالیٰ کی راہ سے روکنا حرام ہے۔

❀ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کیے بغیر مال جمع کرنا حرام ہے۔

❀ خفیہ اور علانیہ ہر جگہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی کوشش کرنی چاہیے، خصوصاً دشمن سے جہاد کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کا تقویٰ ضرور اختیار کرنا چاہیے کیونکہ مومن ہر حال میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے۔

إِنَّمَا النَّسِيٓءُ زِيَادَةٌ فِي الْكُفْرِ يُضَلُّ بِهِ الَّذِينَ كَفَرُوا
يُحِلُّونَهُ عَامًا وَيُحَرِّمُونَهُ عَامًا لِّيُوَاطِـُٔوا عِدَّةَ مَا حَرَّمَ
اللَّهُ فَيُحِلُّوا مَا حَرَّمَ اللَّهُ ۚ زُيِّنَ لَهُمْ سُوٓءُ أَعْمَالِهِمْ ۗ وَاللَّهُ
لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ ﴿٣٧﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَا لَكُمْ
إِذَا قِيلَ لَكُمُ انفِرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ اثَّاقَلْتُمْ إِلَى الْأَرْضِ ۚ
أَرَضِيتُم بِالْحَيَاةِ الدُّنْيَا مِنَ الْآخِرَةِ ۚ فَمَا مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا
فِي الْآخِرَةِ إِلَّا قَلِيلٌ ﴿٣٨﴾ إِلَّا تَنفِرُوا يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا أَلِيمًا
وَيَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ وَلَا تَضُرُّوهُ شَيْئًا ۗ وَاللَّهُ عَلَىٰ
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٣٩﴾ إِلَّا تَنصُرُوهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللَّهُ إِذْ أَخْرَجَهُ
الَّذِينَ كَفَرُوا ثَانِيَ اثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ إِذْ يَقُولُ
لِصَاحِبِهِ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا ۖ فَأَنزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ
عَلَيْهِ وَأَيَّدَهُ بِجُنُودٍ لَّمْ تَرَوْهَا وَجَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِينَ كَفَرُوا
السُّفْلَىٰ ۗ وَكَلِمَةُ اللَّهِ هِيَ الْعُلْيَا ۗ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿٤٠﴾
انفِرُوا خِفَافًا وَثِقَالًا وَجَاهِدُوا بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنفُسِكُمْ
فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۚ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿٤١﴾

ع 5 8 11

(37) بلاشبہ کسی حرمت والے مہینے کی حرمت مؤخر کر کے کسی غیر حرمت والے مہینے میں لے جانا اور اسے حرمت والا قرار دینا جیسا کہ اہلِ عرب اسلام سے پہلے زمانۂ جاہلیت میں کرتے تھے، اللہ تعالیٰ سے کفر کرنے کے ساتھ مزید کفر ہے کہ انھوں نے حرمت والے مہینوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے حکم کا انکار کیا۔ اس طرح شیطان کافروں کے لیے ایک برے طریقے کو رواج دے کر انھیں اس کے ذریعے سے مزید گمراہ کرتا ہے۔ کافر کسی سال حرمت والے مہینے کو حلال قرار دے لیتے اور اس کے بدلے کسی حلال مہینے کو حرمت والا قرار دیتے اور کسی سال اس کی حرمت باقی رکھتے۔ ان کا مقصد یہ ہوتا کہ اللہ کے حرمت والے مہینوں کی تعداد پوری ہو جائے، خواہ مقررہ مہینوں کے علاوہ کوئی اور مہینہ حرمت والا قرار دے کر ہی پوری کی جائے، چنانچہ وہ حرمت والے جس مہینے کو حلال قرار دیتے، اس کی جگہ کسی دوسرے حلال مہینے کو حرمت والا قرار دیتے۔ اس طرح وہ اللہ تعالیٰ کے حرام کیے ہوئے حرمت والے مہینوں کو حلال قرار دیتے اور اس کے حکم کی مخالفت کرتے۔ شیطان نے ان کے لیے برے اعمال خوشنما بنا دیے تو وہ ان پر عمل کرنے لگے اور انھی میں سے مہینوں کو آگے پیچھے کرنا بھی تھا۔ اللہ تعالیٰ کفر پر اصرار کرنے والے کافروں کو راہِ ہدایت کی توفیق نہیں دیتا۔ (38) اے اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانے اور اس کی شریعت پر عمل کرنے والو! تمھارا کیا معاملہ ہے کہ جب تمھیں تمھارے دشمنوں سے لڑنے کے لیے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کا کہا جاتا ہے تو تم سست پڑ جاتے ہو اور اپنے گھروں میں جم کر بیٹھ جاتے ہو؟ کیا تم آخرت کی دائمی نعمتوں کے مقابلے میں، جو اللہ تعالیٰ نے اپنی راہ میں جہاد کرنے والوں کے لیے تیار کر رکھی ہیں، دنیاوی زندگی کے ختم ہو جانے والے ساز وسامان اور عارضی لذتوں پر ریجھ گئے ہو؟ آخرت کے مقابلے میں دنیاوی زندگی کا فائدہ نہایت حقیر ہے۔ عقل مند آدمی ایک فنا ہونے والی اور حقیر چیز کو ہمیشہ باقی رہنے والی اور عظیم چیز پر کیسے ترجیح دے سکتا ہے؟ (39) اے ایمان والو! اگر تم دشمن سے لڑائی کرنے کے لیے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے نہ نکلے تو تم پر اللہ تعالیٰ کا قہر نازل ہوگا اور تم ذلت وغیرہ کی سزا پاؤ گے اور اللہ تعالیٰ تمھاری جگہ اور لوگ لے آئے گا جو اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار ہوں گے۔ انھیں جب جہاد کے لیے نکلنے کو کہا جائے گا تو وہ نکلیں گے۔ تم اس کے حکم کی مخالفت کر کے اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے کیونکہ وہ تم سے بے نیاز ہے اور تم اس کے محتاج ہو۔ یقیناً اللہ تعالیٰ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے۔ اسے کوئی چیز بے بس نہیں کر سکتی۔ وہ تمھارے بغیر بھی اپنے دین اور اپنے نبی کی مدد کرنے پر قادر ہے۔ (40) اے ایمان والو! اگر تم نے اللہ کے رسول ﷺ کی مدد نہ کی اور ان کی دعوت پر لبیک کہتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کے لیے نہ نکلے تو کیا ہوگا! اس سے پہلے جب مشرکوں نے نبی ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کو مکہ سے نکالا تو اللہ تعالیٰ نے ان کی مدد کی جبکہ تم ان کے ساتھ نہیں تھے۔ وہ دونوں غار میں کافروں سے چھپے ہوئے تھے جو انھیں تلاش کر رہے تھے۔ ان کے ساتھ کوئی تیسرا فرد نہیں تھا۔ جب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اس بات سے ڈر رہے تھے کہ دشمن آپ ﷺ کو پکڑ نہ لیں تو رسول اللہ ﷺ اپنے صحابی ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہہ رہے تھے: غم نہ کر، بلاشبہ اللہ اپنی تائید اور نصرت کے ذریعے سے ہمارے ساتھ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کے دل پر اطمینان اور سکون نازل فرمایا اور آپ کی تائید کے لیے فرشتوں کے ایسے لشکر آپ پر اتارے جو تمھیں دکھائی نہیں دیتے تھے۔ اور کافروں کی بات پست کر دی اور اللہ کا کلمہ بلند و بالا ہے کیونکہ اس نے اسلام کو غلبہ دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی ذات، طاقت اور سلطنت میں سب پر غالب ہے۔ اسے کوئی مغلوب نہیں کر سکتا۔ وہ اپنی تدبیر، تقدیر اور شریعت میں کمال حکمت والا ہے۔ (41) اے ایمان والو! اللہ کی راہ میں جہاد کے لیے کوچ کرو، چاہے تنگی ہو یا آسانی، جوان ہو یا بوڑھے۔ اپنے مال و جان سے جہاد کرو، بلاشبہ یہ نکلنا اور مال و جان سے جہاد کرنا پیچھے بیٹھ رہنے اور مال و جان کی حفاظت کی فکر میں لگے رہنے کے مقابلے میں دنیا و آخرت کی زندگی میں بہت زیادہ نفع بخش ہے۔ اگر تم جانتے ہو تو جہاد کے شوقین بن جاؤ۔

فوائد: ❀ شریعت مخالف عادات پر جمے رہنے سے جبکہ کوئی روک ٹوک بھی نہ ہو، آہستہ آہستہ دلوں سے ان کے برا ہونے کا احساس ختم ہو جاتا ہے اور بعض اوقات تو ان کے اچھا ہونے کا گمان ہونے لگتا ہے۔ ❀ جہاد کے لیے نکلنے کے عام اعلان کے وقت نہ نکلنا کبیرہ گناہ ہے جو سخت سزا کا باعث ہے کیونکہ اس میں سخت نقصان ہے۔ ❀ تسکینِ قلب کی فضیلت اور اس بات کا بیان کہ خوف و ہراس کی کیفیت میں تسکینِ قلب سب سے بڑی نعمت ہے اور یہ بندے کو معرفت الٰہی کے مطابق ہی نصیب ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے وعدوں کی سچائی کا یقین جس قدر پختہ ہو اور ایمان و شجاعت جتنی زیادہ ہو، تسکینِ قلب اسی قدر زیادہ ہوگی۔ ❀ غم کبھی اللہ تعالیٰ کے خاص بندوں اور صدیقین کو بھی لاحق ہو جاتا ہے، خصوصاً جب عمومی مصلحت کے مٹ جانے کا خطرہ ہو۔ ❀ جب بھی ضرورت پڑے، مال و جان سے جہاد کرنا فرض ہے۔

لَوْ كَانَ عَرَضًا قَرِيْبًا وَّسَفَرًا قَاصِدًا لَّاتَّبَعُوْكَ
وَلٰكِنْۢ بَعُدَتْ عَلَيْهِمُ الشُّقَّةُ ۭ وَسَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ
لَوِ اسْتَطَعْنَا لَخَرَجْنَا مَعَكُمْ ۚ يُهْلِكُوْنَ اَنْفُسَهُمْ ۚ
وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝٤٢ عَفَا اللّٰهُ عَنْكَ ۚ لِمَ
اَذِنْتَ لَهُمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَتَعْلَمَ
الْكٰذِبِيْنَ ۝٤٣ لَا يَسْتَاْذِنُكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ
وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ۭ
وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالْمُتَّقِيْنَ ۝٤٤ اِنَّمَا يَسْتَاْذِنُكَ الَّذِيْنَ
لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَارْتَابَتْ قُلُوْبُهُمْ
فَهُمْ فِيْ رَيْبِهِمْ يَتَرَدَّدُوْنَ ۝٤٥ وَلَوْ اَرَادُوا الْخُرُوْجَ
لَاَعَدُّوْا لَهٗ عُدَّةً وَّلٰكِنْ كَرِهَ اللّٰهُ انْۢبِعَاثَهُمْ
فَثَبَّطَهُمْ وَقِيْلَ اقْعُدُوْا مَعَ الْقٰعِدِيْنَ ۝٤٦
لَوْ خَرَجُوْا فِيْكُمْ مَّا زَادُوْكُمْ اِلَّا خَبَالًا
وَّلَاَاوْضَعُوْا خِلٰلَكُمْ يَبْغُوْنَكُمُ الْفِتْنَةَ ۚ
وَفِيْكُمْ سَمّٰعُوْنَ لَهُمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ۝٤٧

6 ع 5 12

(42) اے نبی (ﷺ)! اگر آپ ان منافقوں کو، جو پیچھے رہنے کی اجازت مانگ رہے ہیں، آسان مالِ غنیمت اور ایسے سفر کی دعوت دیں جس میں مشقت نہ ہو تو وہ ضرور آپ کے ساتھ چلیں۔ لیکن جس مسافت کو طے کر کے دشمن تک پہنچنے کے لیے آپ نے انھیں بلایا ہے، وہ انھیں بہت دور معلوم ہوئی تو وہ پیچھے رہ گئے۔ اب جب آپ ان کی طرف واپس جائیں گے تو جنگ میں شامل نہ ہونے والے منافق قسمیں کھا کر آپ سے کہیں گے: اگر ہم آپ کے ساتھ جہاد کے لیے نکل سکتے تو ضرور نکلتے۔ وہ پیچھے رہنے اور جھوٹی قسمیں کھانے کے باعث اللہ کے عذاب کے لیے خود کو پیش کر کے اپنے آپ کو ہلاک کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ ان کا دعویٰ جھوٹا ہے اور وہ اپنی ان قسموں میں بھی جھوٹے ہیں۔

(43) اے رسول (ﷺ)! آپ نے جو اپنے اجتہاد سے انھیں پیچھے رہنے کی اجازت دی تو اللہ تعالیٰ نے آپ سے درگزر فرما دیا۔ آپ نے انھیں اس کی اجازت کیوں دی؟ حتی کہ آپ پر واضح ہو جاتا کہ عذر پیش کرنے میں کون سچے ہیں اور کون جھوٹ بول رہے ہیں، پھر آپ جھوٹوں کو چھوڑ کر صرف سچ بولنے والوں کو اجازت دیتے۔

(44) اے رسول (ﷺ)! اللہ تعالیٰ اور یومِ آخرت پر سچا ایمان رکھنے والے مومنوں سے یہ توقع نہیں کی جا سکتی کہ وہ اللہ کی راہ میں مالی اور جانی جہاد کرنے سے پیچھے رہنے کے لیے آپ سے اجازت مانگیں بلکہ ان کا معاملہ تو یہ ہے کہ جب آپ انھیں نکلنے کے لیے کہیں، وہ نکل کھڑے ہوں گے اور اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کریں گے۔ اللہ تعالیٰ اپنے ان متقی بندوں کو خوب جانتا ہے جو صرف معقول عذر کی بنا پر آپ سے جنگ میں شریک نہ ہو سکنے کی اجازت طلب کرتے ہیں۔

(45) اے رسول (ﷺ)! جو لوگ آپ سے اللہ کی راہ میں جہاد سے پیچھے رہنے کی اجازت مانگتے ہیں، وہ منافق ہیں جو اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان نہیں رکھتے۔ ان کے دل اللہ تعالیٰ کے دین کے بارے میں شک میں پڑے ہوئے ہیں اور وہ اپنے شک میں تردد اور پریشانی کا شکار ہو کر حق کی راہ سے بھٹکے ہوئے ہیں۔

(46) اگر وہ اپنے اس دعوے میں سچے ہوتے کہ ہم آپ کے ساتھ اللہ کی راہ میں جہاد کے لیے نکلنا چاہتے تھے، تو یقیناً اس کے لیے ساز و سامان اکٹھا کرتے اور اس کی تیاری کرتے۔ لیکن ان کا آپ کے ساتھ نکلنا ہی اللہ تعالیٰ کو ناگوار تھا، اس لیے اس نے ان کے لیے نکلنا مشکل کر دیا حتی کہ انھوں نے گھروں میں بیٹھ رہنے کو بہتر جانا۔ چونکہ ان کا پیچھے رہنا مومنوں کے لیے غم کا باعث تھا، لہٰذا اللہ تعالیٰ نے انھیں تسلی دی کہ ان لوگوں کا نکلنا پیچھے رہنے سے زیادہ نقصان دہ تھا، چنانچہ فرمایا:

(47) اس میں بھی خیر تھی کہ یہ منافق تمھارے ساتھ نہیں نکلے۔ اگر وہ تمھارے ساتھ نکلتے تو مسلمانوں کے حوصلے پست کر کے اور شبہات پیدا کر کے سوائے خرابی ڈالنے کے کچھ نہ کرتے۔ وہ تیزی سے غلط باتیں پھیلا کر تمھاری صفوں میں انتشار پیدا کر دیتے۔ اے مومنو! تم میں سے بعض ایسے ہیں جو ان کا پھیلایا ہوا جھوٹ بڑی توجہ سے سنتے اور اسے صحیح مان کر آگے نشر کر دیتے ہیں اور یوں تمھارے درمیان اختلاف پیدا ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان ظالم منافقوں کو خوب جانتا ہے جو مسلمانوں میں شکوک و شبہات پھیلاتے ہیں۔

فوائد: ❀ جھوٹی قسمیں تباہی کا باعث ہیں۔
❀ جلد بازی سے بچنا، معاملات میں غور و فکر کرنا اور جانچ پڑتال کر کے قدم اٹھانا واجب ہے۔ ظاہری امور سے دھوکا نہیں کھانا چاہیے اور ہر معاملے کی اچھی طرح جانچ پڑتال کرنی چاہیے۔
❀ اللہ تعالیٰ کی یہ بھی مومنوں پر کرم نوازی ہے کہ اس نے منافقوں کو سست کر دیا اور انھیں اپنے مومن بندوں کے ساتھ نکلنے سے روک دیا۔ اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر رحمت و شفقت کرتے ہوئے ایسا کیا تھا تا کہ انھیں فائدہ دینے کے بجائے نقصان دینے والے لوگ ان کے ساتھ شامل نہ ہوں۔

لَقَدِ ابْتَغَوُا الْفِتْنَةَ مِن قَبْلُ وَقَلَّبُوا لَكَ الْأُمُورَ
حَتَّىٰ جَاءَ الْحَقُّ وَظَهَرَ أَمْرُ اللَّهِ وَهُمْ كَارِهُونَ ﴿٤٨﴾
وَمِنْهُم مَّن يَقُولُ ائْذَن لِّي وَلَا تَفْتِنِّي ۚ أَلَا فِي
الْفِتْنَةِ سَقَطُوا ۗ وَإِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيطَةٌ بِالْكَافِرِينَ ﴿٤٩﴾
إِن تُصِبْكَ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ ۖ وَإِن تُصِبْكَ مُصِيبَةٌ
يَقُولُوا قَدْ أَخَذْنَا أَمْرَنَا مِن قَبْلُ وَيَتَوَلَّوا وَّهُمْ
فَرِحُونَ ﴿٥٠﴾ قُل لَّن يُصِيبَنَا إِلَّا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَنَا هُوَ
مَوْلَانَا ۚ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ﴿٥١﴾ قُلْ
هَلْ تَرَبَّصُونَ بِنَا إِلَّا إِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ ۖ وَنَحْنُ
نَتَرَبَّصُ بِكُمْ أَن يُصِيبَكُمُ اللَّهُ بِعَذَابٍ مِّنْ عِندِهِ
أَوْ بِأَيْدِينَا ۖ فَتَرَبَّصُوا إِنَّا مَعَكُم مُّتَرَبِّصُونَ ﴿٥٢﴾ قُلْ
أَنفِقُوا طَوْعًا أَوْ كَرْهًا لَّن يُتَقَبَّلَ مِنكُمْ ۖ إِنَّكُمْ كُنتُمْ قَوْمًا
فَاسِقِينَ ﴿٥٣﴾ وَمَا مَنَعَهُمْ أَن تُقْبَلَ مِنْهُمْ نَفَقَاتُهُمْ إِلَّا
أَنَّهُمْ كَفَرُوا بِاللَّهِ وَبِرَسُولِهِ وَلَا يَأْتُونَ الصَّلَاةَ
إِلَّا وَهُمْ كُسَالَىٰ وَلَا يُنفِقُونَ إِلَّا وَهُمْ كَارِهُونَ ﴿٥٤﴾

(48) اے رسول (ﷺ)! ان منافقوں نے تو غزوۂ تبوک سے پہلے بھی مومنوں میں پھوٹ ڈالنے اور شر پھیلا کر ان کا اتحاد و اتفاق پارہ پارہ کرنے کی کوشش کی اور مختلف طریقوں اور حیلے بہانوں سے آپ کے معاملات میں گڑبڑ کرنے کی ہر تدبیر کی تاکہ ان کی چالاکیاں آپ کے جہادی عزم پر اثر انداز ہوں حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ کی نصرت و تائید آپ کے پاس آ گئی اور اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کو عزت دی اور اپنے دشمنوں کو مغلوب کر دیا، حالانکہ وہ تمھارا یہ غلبہ ناپسند کرتے تھے کیونکہ وہ باطل کے حق پر غالب آنے کے خواہش مند تھے۔

(49) منافقوں میں سے وہ شخص بھی ہے جو بیہودہ اور خود ساختہ عذر تراش کر آپ سے کہتا ہے: اللہ کے رسول! مجھے جہاد سے پیچھے رہنے کی اجازت دے دیں اور مجھے اپنے ساتھ نکلنے پر مجبور نہ کریں تاکہ میں رومی دشمنوں کی عورتیں دیکھ کر ان کی وجہ سے کسی فتنے میں پڑ کر کوئی گناہ نہ کر بیٹھوں۔ آگاہ رہو! وہ تو اس سے بھی بڑے فتنے میں پڑ چکے ہیں اور وہ ہے نفاق اور پیچھے رہنے کا فتنہ۔ بلاشبہ جہنم قیامت کے دن کافروں کو ضرور گھیرے ہوگی، اس سے ان کا کوئی فرد نہیں بچ پائے گا اور نہ اس سے بھاگ نکلنے کے لیے انھیں کوئی جگہ ملے گی۔

(50) اے اللہ کے رسول! اگر آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی نعمت ملے جس سے آپ کو خوشی ہو، جیسے فتح یا مالِ غنیمت تو وہ انھیں بہت بری لگتی ہے، وہ اس پر غم زدہ ہوتے ہیں اور اگر آپ پر کوئی مصیبت یا پریشانی آ جائے یا آپ کا دشمن غالب آ جائے تو یہ منافق کہتے ہیں: ہم تو پہلے ہی محتاط تھے اور اسی وجہ سے جنگ کے لیے نہیں نکلے تھے، جیسا کہ ایمان والے نکلے تو انھیں قتل اور قید کا سامنا کرنا پڑا، یہ منافق بڑی خوشی خوشی گھر لوٹتے ہیں کہ وہ بچ گئے ہیں۔

(51) اے رسول (ﷺ)! ان منافقوں سے کہہ دیں: ہمیں صرف وہی نقصان پہنچ سکتا ہے جو ہمارے رب نے ہمارے مقدر میں لکھ دیا ہے۔ وہ پاک ذات ہی ہماری مالک اور ہمیں پناہ دینے والی ہے جس کی ہم پناہ پکڑتے ہیں اور اپنے امور میں اسی پر بھروسا کرنے والے ہیں۔ مومن اپنے تمام معاملات اسی اکیلے اللہ کے سپرد کرتے ہیں۔ وہ انھیں کافی اور اچھا کارساز ہے۔

(52) اے رسول (ﷺ)! ان سے کہہ دیں: تم ہمارے بارے میں دو ہی باتوں کے منتظر ہو کہ ہمیں فتح نصیب ہوگی یا شہید کر دیے جائیں گے اور یہ دونوں ہمارے لیے خیر کے معاملے ہیں، جبکہ ہم تمھارے بارے میں اس بات کے منتظر ہیں کہ اللہ تعالیٰ تم پر اپنی طرف سے عذاب نازل کر کے تمھیں ہلاک کر دے یا ہمیں تم سے جہاد کی اجازت دے کر ہمارے ہاتھوں تمھیں قتل یا قید کرا کے عذاب دے۔ تم ہمارے انجام کا انتظار کرو اور ہم تمھارے انجام کا انتظار کر رہے ہیں۔

(53) اے رسول (ﷺ)! ان سے کہو: تم خوشی یا ناخوشی سے جو مال بھی خرچ کرو، تمھارے کفر اور نافرمانی کی وجہ سے یہ خرچ کیا ہوا مال تم سے ہرگز قبول نہ ہوگا۔

(54) ان کے خرچ کیے ہوئے مال کے قبول نہ ہونے کے تین اسباب ہیں: ان کا اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے ساتھ کفر کرنا، نماز پڑھتے ہوئے سستی اور کاہلی کا مظاہرہ کرنا اور مال کو دل کی خوشی سے خرچ نہ کرنا، بلکہ مجبوری سمجھ کر بادلِ نخواستہ خرچ کرنا۔ منافق نماز سے ثواب کی امید رکھتے ہیں نہ خرچ کرنے سے۔

فوائد: ❀ منافقوں کا طرزِ عمل ہے کہ وہ ہمیشہ مسلمانوں کے ساتھ دھوکا بازی کرتے ہیں اور ان کی جاسوسی کر کے انھیں اذیت دیتے ہیں۔

❀ جہاد سے پیچھے رہنا بہت بڑے فساد اور عظیم فتنے کا باعث ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی بھی نافرمانی ہے اور اس کے رسول ﷺ کی بھی۔

❀ ان آیات میں مسلمانوں کو تعلیم دی گئی ہے کہ وہ اپنے اوپر آنے والی مصیبت پر غم زدہ نہ ہوں، کہیں وہ کمزور ہو کر اپنی قوت نہ کھو بیٹھیں۔ وہ اپنے لیے اللہ تعالیٰ کی تقدیر پر راضی رہیں اور اپنے رب کی رضا کی امید رکھیں کیونکہ انھیں یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے دین کی مدد کرنا چاہتا ہے۔

❀ ضعیف ایمان اور قلیل تقویٰ کی نشانیوں میں سے ہے کہ بندہ نماز کی ادائیگی میں سستی اور خرچ کرتے ہوئے تنگ دِلی کا مظاہرہ کرے اور ثواب کی امید نہ رکھے۔

فَلَا تُعْجِبْكَ أَمْوَالُهُمْ وَلَآ أَوْلَادُهُمْ ۚ إِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُم
بِهَا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَتَزْهَقَ أَنفُسُهُمْ وَهُمْ كٰفِرُونَ ﴿٥٥﴾
وَيَحْلِفُونَ بِاللّٰهِ إِنَّهُمْ لَمِنكُمْ ؕ وَمَا هُم مِّنكُمْ وَلٰكِنَّهُمْ قَوْمٌ
يَفْرَقُونَ ﴿٥٦﴾ لَوْ يَجِدُونَ مَلْجَأً أَوْ مَغٰرٰتٍ أَوْ مُدَّخَلًا
لَّوَلَّوْا إِلَيْهِ وَهُمْ يَجْمَحُونَ ﴿٥٧﴾ وَمِنْهُم مَّن يَلْمِزُكَ
فِي الصَّدَقٰتِ ۚ فَإِنْ أُعْطُوا مِنْهَا رَضُوا وَإِن لَّمْ يُعْطَوْا
مِنْهَآ إِذَا هُمْ يَسْخَطُونَ ﴿٥٨﴾ وَلَوْ أَنَّهُمْ رَضُوا مَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ
وَرَسُولُهٗ ۙ وَقَالُوا حَسْبُنَا اللّٰهُ سَيُؤْتِينَا اللّٰهُ مِن فَضْلِهٖ وَ
رَسُولُهٗٓ إِنَّآ إِلَى اللّٰهِ رٰغِبُونَ ﴿٥٩﴾ ع إِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ 7/17/13
وَالْمَسٰكِينِ وَالْعٰمِلِينَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَفِي
الرِّقَابِ وَالْغٰرِمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيلِ ؕ فَرِيضَةً
مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿٦٠﴾ وَمِنْهُمُ الَّذِينَ يُؤْذُونَ
النَّبِيَّ وَيَقُولُونَ هُوَ أُذُنٌ ؕ قُلْ أُذُنُ خَيْرٍ لَّكُمْ يُؤْمِنُ
بِاللّٰهِ وَيُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِينَ وَرَحْمَةٌ لِّلَّذِينَ اٰمَنُوا
مِنكُمْ ؕ وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ رَسُولَ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٦١﴾

(55) اے رسول (ﷺ)! آپ کو منافقوں کے مال اور اولاد تعجب میں نہ ڈال دیں اور نہ آپ انھیں ان کے حق میں اچھا سمجھیں۔ ان کے مالوں اور اولاد کا انجام نہایت برا ہے۔ اس مال و اولاد کے حصول کے لیے ان کی کوشش اور تگ و دو کو اللہ تعالیٰ ان کے لیے عذاب بنا دے گا اور اس سلسلے میں انھیں موت تک مصائب میں مبتلا رکھے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ان کی روحیں حالتِ کفر میں قبض کرے گا، پھر انھیں ہمیشہ کے لیے جہنم کے سب سے نچلے طبقے میں عذاب دے گا۔ (56) اے ایمان والو! منافق جھوٹی قسمیں کھا کر تم سے کہتے ہیں کہ وہ بھی تمھی میں سے ہیں، حالانکہ وہ دل سے تمھارے ساتھی نہیں ہیں، خواہ اس بات کا اظہار کرتے رہیں کہ وہ تم میں سے ہیں کیونکہ وہ اس بات سے ڈرتے ہیں کہ قتل اور قید کی صورت میں جو عذاب مشرکوں پر آیا، کہیں وہ ان پر نہ آ جائے، اس لیے تقیہ کرتے ہوئے (دل کی بات چھپا کر) اسلام کا اظہار کرتے ہیں۔ (57) اگر ان منافقوں کو پناہ کے لیے کوئی قلعہ مل جائے جس میں وہ اپنی جانیں محفوظ کر سکیں یا چھپنے کے لیے کوئی غار مل جائے یا سر گھسانے کو کوئی سرنگ ملے تو نہایت تیزی سے دوڑ کر ان پناہ گاہوں میں چلے جائیں گے۔ (58) اے رسول (ﷺ)! منافقوں میں سے کچھ ایسے بھی ہیں کہ اگر انھیں صدقات اور غنیمتوں میں سے حسبِ خواہش نہ ملے تو آپ پر تہمت لگاتے ہیں۔ اگر آپ انھیں ان کی مرضی کے مطابق دے دیں تو آپ سے راضی ہو جاتے ہیں اور اگر ان کی خواہش کے مطابق نہ دیں تو غصے کا اظہار کرتے ہیں۔ (59) اگر یہ منافق جو صدقات کی تقسیم میں آپ کو غیر منصف قرار دیتے ہیں، اللہ تعالیٰ کے مقرر کیے ہوئے حصے پر اور جو کچھ رسول اللہ ﷺ نے انھیں عطا کیا، اس پر راضی ہو جاتے اور کہتے: ہمیں اللہ کافی ہے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمیں جو چاہے، دے گا اور اس کا رسول بھی اس میں سے ہمیں ضرور دے گا جو اللہ تعالیٰ نے اسے عطا کیا ہے۔ بلاشبہ ہم تو اکیلے اللہ تعالیٰ ہی کی طرف رغبت کرنے والے ہیں کہ وہ ہمیں اپنے فضل سے عطا کرے۔ اگر وہ ایسا کرتے تو آپ کو قصوروار ٹھہرانے سے یہ ان کے لیے بہت بہتر ہوتا۔ جب انھوں نے صدقات کی تقسیم میں رسول اکرم ﷺ پر ناانصافی کا الزام لگایا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو بری کرنے کے لیے ان کے مصارف اور مستحقین کا ذکر کیا، چنانچہ فرمایا: (60) فرض زکاۃ کے بارے میں یہ واجب ہے کہ اسے فقراء پر خرچ کیا جائے اور فقراء سے مراد وہ لوگ ہیں جن کے پاس محنت مزدوری کا مال تو ہو لیکن ان کی ضرورتیں پوری نہ ہوتی ہوں اور ان کی ظاہری صورت سے ان کے حالات جاننا بھی مشکل ہو۔ دوسرا مصرف مساکین ہیں اور اس سے مراد وہ لوگ ہیں جن کے پاس کچھ بھی نہ ہونے کے برابر ہو اور وہ اپنی حالت اور گفتگو کی وجہ سے کسی سے چھپے بھی نہ ہوں۔ تیسرا مصرف وہ لوگ ہیں جنھیں حاکمِ وقت زکاۃ و صدقات کی وصولی پر متعین کرے۔ یعنی وہ اپنی اجرت اس مال میں سے لے سکتے ہیں۔ چوتھے حقدار وہ کافر ہیں جن کی تالیفِ قلب (دل جیتنا) مقصود ہوتا کہ وہ اسلام لے آئیں، یا کمزور ایمان والے مسلمان ہیں تاکہ ان کا ایمان مضبوط ہو جائے، یا جس کے شر سے بچنا مقصود ہو، اسے بھی زکاۃ دی جا سکتی ہے۔ غلاموں کی آزادی کے لیے اسے خرچ کیا جا سکتا ہے (عصرِ حاضر کی اصطلاح میں قیدیوں کی رہائی کے لیے) یا کسی آدمی پر جائز قرض ہو، یعنی اسراف یا گناہ کے کام کے لیے نہ لیا ہو اور وہ اسے ادا کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو تو اس کا قرض زکاۃ سے ادا کر دیا جائے۔ اسی طرح اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والوں کی تیاری کے لیے زکاۃ خرچ کی جا سکتی ہے۔ اس مسافر کو بھی زکاۃ دی جا سکتی ہے جس کا ساز و سامان ختم ہو گیا ہو۔ زکاۃ کو صرف ان مصارف میں خرچ کرنا اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی بہتری خوب جاننے والا، اپنی تدبیر اور شریعت سازی میں کمال حکمت والا ہے۔ (61) منافقوں میں سے کچھ لوگ اللہ کے رسول ﷺ کو باتوں باتوں میں اذیت دیتے ہیں۔ جب وہ رسول اکرم ﷺ کی نرم مزاجی اور بردباری کا مشاہدہ کرتے تو کہتے: وہ ہر ایک کی بات سنتے اور اس کی تصدیق کرتے ہیں۔ حق اور باطل کے درمیان تمیز نہیں کرتے۔ اے رسول (ﷺ)! ان سے کہہ دیں: بلاشبہ رسول صرف خیر کی بات سنتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی تصدیق کرتا ہے اور جو سچے مومن اس کو خبر دیتے ہیں، اس پر یقین کرتا ہے اور ان پر رحم کرتا ہے، کیونکہ اس کی بعثت اس پر ایمان لانے والوں کے لیے رحمت ہے اور جو لوگ اسے کسی طرح بھی اذیت دیتے ہیں، ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔

فوائد: ❀ مال و اولاد کبھی دنیا میں عذاب کا سبب بن جاتے ہیں اور کبھی آخرت میں عذاب کا باعث بنتے ہیں، اس لیے بندے کو ان دونوں کے بارے میں ایسا طرزِ عمل اختیار کرنا چاہیے جس سے اللہ تعالیٰ راضی ہو جائے اور یہ دونوں نجات کا باعث بن جائیں۔ ❀ زکاۃ کی تقسیم حاکمِ وقت کے اجتہاد اور صوابدید پر ہے۔ وہ اسے مال کی گنجائش اور مختلف اصناف کی ضرورت کے مطابق تقسیم کرنے کا اختیار رکھتا ہے۔ ❀ رسالت سے متعلق امور میں رسول اکرم ﷺ کو اذیت دینا کفر ہے جس پر سخت سزا ملے گی۔ ❀ بندے کو چاہیے کہ وہ اچھی بات سننے والا ہو اور وہ بری بات پر کان نہ دھرے۔ جس بات میں اصلاح اور خیر ہو، اسے توجہ سے سنے اور شر اور فساد والی بات سے نفرت کرتے ہوئے اسے سننے سے اعراض کرے۔

يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ لِيُرْضُوْكُمْ ۚ وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ
اَحَقُّ اَنْ يُّرْضُوْهُ اِنْ كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴿٦٢﴾ اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا
اَنَّهٗ مَنْ يُّحَادِدِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاَنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ
خَالِدًا فِيْهَا ۭ ذٰلِكَ الْخِزْيُ الْعَظِيْمُ ﴿٦٣﴾ يَحْذَرُ الْمُنٰفِقُوْنَ
اَنْ تُنَزَّلَ عَلَيْهِمْ سُوْرَةٌ تُنَبِّئُهُمْ بِمَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ ۭ
قُلِ اسْتَهْزِءُوْا ۚ اِنَّ اللّٰهَ مُخْرِجٌ مَّا تَحْذَرُوْنَ ﴿٦٤﴾ وَلَىِٕنْ
سَاَلْتَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّمَا كُنَّا نَخُوْضُ وَنَلْعَبُ ۭ قُلْ اَبِاللّٰهِ
وَاٰيٰتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿٦٥﴾ لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ
كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ ۭ اِنْ نَّعْفُ عَنْ طَاۗىِٕفَةٍ مِّنْكُمْ
نُعَذِّبْ طَاۗىِٕفَةًۢ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ﴿٦٦﴾ اَلْمُنٰفِقُوْنَ
وَالْمُنٰفِقٰتُ بَعْضُهُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ بِالْمُنْكَرِ
وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوْفِ وَيَقْبِضُوْنَ اَيْدِيَهُمْ ۭ نَسُوا
اللّٰهَ فَنَسِيَهُمْ ۭ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿٦٧﴾ وَعَدَ اللّٰهُ
الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْكُفَّارَ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ
فِيْهَا ۭ هِىَ حَسْبُهُمْ ۚ وَلَعَنَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ﴿٦٨﴾

الثلثۃ — 8 ع 14 — نصف الحزب

(62) اے ایمان والو! منافق تمھیں راضی کرنے کے لیے اللہ کی قسمیں کھائیں گے کہ انھوں نے اللہ کے رسول کو تکلیف دینے والی کوئی بات نہیں کی۔ اگر یہ سچے ایمان دار ہیں تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول زیادہ حق رکھتے ہیں کہ ایمان اور نیک اعمال کے ذریعے سے انھیں راضی کیا جائے۔

(63) کیا یہ منافق نہیں جانتے کہ وہ اپنے اس کرتوت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے دشمنی کر رہے ہیں۔ جو شخص ان دونوں سے دشمنی رکھے، وہ قیامت کے دن جہنم کی آگ میں داخل ہوگا جس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہے گا۔ یہ انتہائی رسوائی اور بہت بڑی ذلت ہے۔

(64) منافق ڈرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے دل میں چھپے کفر کی مومنوں کو اطلاع دینے کے لیے کہیں اپنے رسول پر کوئی سورت نازل نہ کر دے۔ اے رسول (ﷺ)! کہہ دیں: اے منافقو! تم مذاق اڑاتے رہو اور دین میں طعنہ زنی کرتے رہو، اللہ تعالیٰ کوئی سورت نازل کر کے یا اپنے رسول کو خبر دے کر اسے ظاہر کر دے گا جس سے تم ڈر رہے ہو۔

(65) اے رسول (ﷺ)! اللہ تعالیٰ کے آپ کو خبر دینے کے بعد اگر آپ ان منافقوں سے دین میں طعنہ زنی اور اہلِ ایمان کو برا بھلا کہنے کے بارے میں پوچھیں تو وہ یہ ضرور کہیں گے: ہم تو بس ہنسی مذاق کر رہے تھے، سنجیدہ تھوڑے تھے! اے رسول (ﷺ)! ان سے کہیں: کیا اللہ تعالیٰ، اس کی آیتیں اور اس کے رسول ہی تمھاری ہنسی مذاق کے لیے رہ گئے تھے؟!

(66) یہ جھوٹے عذر مت پیش کرو۔ تم نے ہنسی مذاق کر کے اس کفر کو ظاہر کر دیا ہے جو تمھارے دلوں میں تھا۔ اگر ہم ایک گروہ کو نفاق ترک کرنے اور اخلاص کے ساتھ سچی توبہ کرنے پر معاف کر دیں تو دوسرے گروہ کو نفاق پر قائم رہنے اور اس سے توبہ نہ کرنے پر عذاب بھی ضرور دیں گے۔

(67) منافق مرد اور عورتیں نفاق کے حوالے سے سب ایک جیسے ہیں۔ ان کا کردار اہلِ ایمان کے بالکل برعکس ہے۔ وہ برائی کا حکم دیتے اور نیکی سے روکتے ہیں۔ وہ اپنے مالوں کے بارے میں بھی کنجوس ہیں، انھیں اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے۔ انھوں نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنے سے کنارہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان سے ہدایت کی توفیق چھین لی۔ بلاشبہ منافق اللہ کی اطاعت سے نکل جانے والے اور راہِ حق چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور گمراہی کے راستے پر چلنے والے ہیں۔

(68) بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے ان کافروں اور منافقوں سے، جنھوں نے توبہ نہ کی، وعدہ کر رکھا ہے کہ وہ انھیں جہنم کی آگ میں داخل کرے گا جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ وہ بطورِ سزا انھیں کافی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انھیں اپنی رحمت سے دھتکار دیا ہے اور ان کے لیے دائمی عذاب ہے۔

فوائد: ❀ منافقوں کی گندی حرکتیں بہت زیادہ تھیں۔ ان میں سے چند ایک درج ذیل ہیں: (1) وہ جھوٹی قسمیں کھانے پر بڑے دلیر تھے۔ (2) اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے دشمنی رکھتے تھے۔ (3) قرآن، نبیٔ اکرم ﷺ اور اہلِ ایمان کا مذاق اڑاتے تھے۔ (4) اس بات سے ڈرتے تھے کہ ان کے بارے میں قرآن کی کوئی سورت نازل نہ ہو جائے جو ان کی رسوائی کا باعث بنے۔ (5) ان کا یہ عذر گھڑنا کہ انھوں نے ہنسی مذاق میں ایسے کہہ دیا، خود گناہ کا اقرار ہے اور عذر گناہ بدتر از گناہ کا مصداق ہے۔

❀ دین اور اس کے احکام میں ہنسی مذاق کی اجازت نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کی کتاب، اس کے رسولوں اور اس کی صفات میں لغویات بکنا کفر ہے۔

❀ نفاق انسانیت کو لاحق ہونے والا لاعلاج اور مہلک مرض ہے اور ہر زمانے میں اس کے شکار مریضوں میں یہ چیزیں قدر مشترک رہی ہیں کہ وہ برائی کا حکم دینے، نیکی سے روکنے، اللہ کی راہ میں جہاد کے لیے مال خرچ کرنے سے اپنے ہاتھ روکنے اور اپنے واجبات (زکاۃ و صدقات) کی ادائیگی میں نہایت سستی دکھانے والے ہیں۔

❀ جیسی کرنی ویسی بھرنی، جو شخص اللہ تعالیٰ کے احکام چھوڑتا اور اس کے منع کیے ہوئے کام کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت سے محروم کر دیتا ہے۔

كَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ كَانُوا أَشَدَّ مِنْكُمْ قُوَّةً وَأَكْثَرَ
أَمْوَالًا وَأَوْلَادًا ۖ فَاسْتَمْتَعُوا بِخَلَاقِهِمْ فَاسْتَمْتَعْتُمْ
بِخَلَاقِكُمْ كَمَا اسْتَمْتَعَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ بِخَلَاقِهِمْ
وَخُضْتُمْ كَالَّذِي خَاضُوا ۚ أُولَٰئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِي
الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ ﴿٦٩﴾ أَلَمْ يَأْتِهِمْ
نَبَأُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَوْمِ نُوحٍ وَعَادٍ وَثَمُودَ ۬ وَقَوْمِ
إِبْرَاهِيمَ وَأَصْحَابِ مَدْيَنَ وَالْمُؤْتَفِكَاتِ ۚ أَتَتْهُمْ رُسُلُهُمْ
بِالْبَيِّنَاتِ ۖ فَمَا كَانَ اللَّهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلَٰكِنْ كَانُوا أَنْفُسَهُمْ
يَظْلِمُونَ ﴿٧٠﴾ وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ
بَعْضٍ ۘ يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ (وقف لازم)
وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَيُطِيعُونَ اللَّهَ
وَرَسُولَهُ ۚ أُولَٰئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللَّهُ ۗ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿٧١﴾
وَعَدَ اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا
الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَمَسَاكِنَ طَيِّبَةً فِي جَنَّاتِ عَدْنٍ ۚ
وَرِضْوَانٌ مِنَ اللَّهِ أَكْبَرُ ۚ ذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿٧٢﴾ ع
(9 ع 6 / 15)

(69) اے منافقوں کی جماعت! تم کفر اور ٹھٹھا کرنے میں اپنے سے پہلے جھٹلانے والی قوموں کی طرح ہو۔ وہ تم سے زیادہ قوت اور مال و اولاد کی کثرت والے تھے۔ انھوں نے دنیا کی لذتوں اور شہوات سے اپنے نصیب میں لکھا ہوا فائدہ اٹھایا۔ اے منافقو! تم نے بھی سابقہ جھٹلانے والی امتوں کے اپنے نصیب کا فائدہ اٹھانے کی طرح اپنے مقرر حصے کا فائدہ اٹھایا۔ تم حق کو جھٹلانے اور رسول ﷺ پر طعن کرنے میں اسی طرح مشغول ہو گئے جیسے وہ حق کو جھٹلانے اور اپنے رسولوں پر طعن کرنے میں مشغول رہے۔ ان قابلِ مذمت صفات کے حامل لوگوں کے اعمال برباد ہو گئے کیونکہ وہ کفر کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے ہاں بے کار ہیں۔ یہی وہ گھاٹا پانے والے ہیں جنھوں نے خود کو ہلاکت کے گڑھوں میں پھینک کر خسارے میں ڈال لیا۔

(70) کیا ان منافقوں کے پاس ان سے پہلے جھٹلانے والی امتوں کی خبریں نہیں پہنچیں کہ انھوں نے کیا کیا اور انھیں کیا سزا ملی۔ قومِ نوح، قومِ ہود، قومِ صالح، قومِ ابراہیم، مدین والوں اور قومِ لوط کی بستیاں، ان سب کے پاس ان کے رسول واضح دلائل اور کھلے معجزات لے کر آئے۔ پھر ایسا نہ تھا کہ اللہ تعالیٰ ان پر ظلم کرتا، چنانچہ ان کے رسولوں نے انھیں ڈرایا لیکن وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کر کے اور اس کے رسولوں کو جھٹلا کر خود اپنے اوپر ظلم کرنے والے تھے۔

(71) مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے حمایتی، مددگار اور معاون ہیں کیونکہ ایمان ان میں قدر مشترک ہے۔ وہ معروف کا حکم دیتے ہیں۔ معروف سے مراد اطاعت و فرماں برداری کا ہر وہ عمل اور ہر وہ کام ہے جو اللہ تعالیٰ کو محبوب ہو، جیسے توحید اور نماز۔ اور وہ منکر سے روکتے ہیں۔ منکر سے مراد نافرمانی کا ہر وہ کام ہے جو اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہو، جیسے کفر اور سود وغیرہ۔ وہ نماز صحیح طریقے کے مطابق پوری طرح ادا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرتے ہیں۔ ان قابلِ تعریف صفات و اعمال کے حامل لوگوں کو اللہ تعالیٰ ضرور اپنی رحمت میں داخل کرے گا۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ سب پر غالب ہے، اسے کوئی مغلوب نہیں کر سکتا۔ وہ اپنی تخلیق، تدبیر اور شریعت سازی میں کمال حکمت والا ہے۔

(72) اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے والے مرد و خواتین سے اللہ نے یہ وعدہ کیا ہے کہ وہ قیامت کے دن انھیں ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جن کے محلات کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں۔ وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ وہاں انھیں موت آئے گی نہ ان کی نعمتیں ختم ہوں گی۔ اس نے ان سے یہ بھی وعدہ کر رکھا ہے کہ وہ انھیں رہنے کے لیے ہمیشہ کی جنتوں میں خوبصورت گھر عطا کرے گا۔ ان سب چیزوں سے بڑھ کر یہ کہ انھیں اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی حاصل ہوگی۔ یہ مذکورہ جزا ہی وہ عظیم کامیابی ہے کہ کوئی کامیابی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔

فوائد: ❀ کافروں اور منافقوں پر عذاب آنے کا سبب ہر دور میں ایک ہی رہا ہے اور وہ ہے دنیا کو آخرت پر ترجیح دینا، دنیا سے لطف اندوز ہونا، انبیاء علیہم السلام کو جھٹلا کر ان کے ساتھ دھوکا، فریب اور غداری کرنا۔

❀ سابقہ امتوں کی تباہی کا بنیادی سبب اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کرنا اور انبیاء علیہم السلام کو جھٹلانا تھا۔ عبرت حاصل کرنے والے عقل مندوں کے لیے اس میں عبرت اور نصیحت ہے۔

❀ اہلِ ایمان مرد و خواتین ایک امت ہیں۔ وہ ایک دوسرے کے ہمدرد، معاون اور مددگار رہتے ہیں۔ ان کے دل باہمی محبت، شفقت اور ہمدردی میں یکجا ہوتے ہیں۔

❀ آسمانوں اور زمین کے رب کی رضا جنتوں کی نعمتوں سے بھی بڑا انعام ہے، کیونکہ روحانی سعادت جسمانی تسکین سے افضل ہے۔

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ ۭ وَ
مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۭ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿٧٣﴾ يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوْا ۭ
وَلَقَدْ قَالُوْا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَكَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ وَهَمُّوْا
بِمَا لَمْ يَنَالُوْا ۚ وَمَا نَقَمُوْٓا اِلَّآ اَنْ اَغْنٰىهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ
مِنْ فَضْلِهٖ ۚ فَاِنْ يَّتُوْبُوْا يَكُ خَيْرًا لَّهُمْ ۚ وَاِنْ يَّتَوَلَّوْا
يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ عَذَابًا اَلِيْمًا ۙ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَمَا لَهُمْ
فِي الْاَرْضِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿٧٤﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ عٰهَدَ اللّٰهَ لَىِٕنْ
اٰتٰىنَا مِنْ فَضْلِهٖ لَنَصَّدَّقَنَّ وَلَنَكُوْنَنَّ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿٧٥﴾
فَلَمَّآ اٰتٰىهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ بَخِلُوْا بِهٖ وَتَوَلَّوْا وَّهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿٧٦﴾
فَاَعْقَبَهُمْ نِفَاقًا فِيْ قُلُوْبِهِمْ اِلٰى يَوْمِ يَلْقَوْنَهٗ بِمَآ اَخْلَفُوا
اللّٰهَ مَا وَعَدُوْهُ وَبِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ ﴿٧٧﴾ اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا
اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ سِرَّهُمْ وَنَجْوٰىهُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ عَلَّامُ
الْغُيُوْبِ ﴿٧٨﴾ اَلَّذِيْنَ يَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ
فِي الصَّدَقٰتِ وَالَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ اِلَّا جُهْدَهُمْ
فَيَسْخَرُوْنَ مِنْهُمْ ۭ سَخِرَ اللّٰهُ مِنْهُمْ ۡ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٧٩﴾

(73) اے نبی (ﷺ)! کافروں سے تلوار کے ساتھ جہاد کریں اور منافقوں سے زبان اور دلیل کے ساتھ جہاد کریں اور دونوں گروہوں پر سختی کریں کیونکہ وہ اسی کے مستحق ہیں۔ قیامت کے دن ان کا ٹھکانا جہنم ہے اور ان کا ٹھکانا بہت ہی برا ہے۔

(74) منافق اللہ کے نام کی جھوٹی قسمیں کھا کر کہتے ہیں کہ آپ کو برا بھلا کہنے اور آپ کے دین پر طعن کرنے والی ہماری جو بات آپ تک پہنچی ہے، وہ ہم نے نہیں کی، حالانکہ آپ کو ان کے بارے میں جو بات پہنچی ہے، وہ کفریہ بات انھوں نے یقیناً کہی ہے۔ انھوں نے ایمان کے اظہار کے بعد اپنا کفر ظاہر کر دیا ہے۔ یقیناً انھوں نے خفیہ طور پر نبیٔ اکرم ﷺ پر حملے کا بھی پورا پلان بنایا تھا جس میں وہ کامیاب نہیں ہو سکے۔ انھوں نے جس وجہ سے یہ غلط حرکت کی ہے، وہ بات ایسی تو نہ تھی کہ اس کے بدلے میں یہ کرتے۔ وہ بات صرف یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر اپنا فضل فرمایا کہ اپنے نبی ﷺ پر غنیمتوں کی صورت میں جو احسان کیا، اس کے ذریعے سے انھیں دولت مند کر دیا۔ اب بھی اگر یہ اپنے نفاق سے اللہ کے حضور توبہ کر لیں تو ان کے لیے توبہ نفاق پر قائم رہنے سے بہت بہتر ہے۔ اگر انھوں نے اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ کرنے سے منہ موڑا تو اللہ تعالیٰ انھیں دنیا میں قتل اور قید کی صورت میں دردناک عذاب دے گا اور آخرت میں آگ میں ڈال کر دردناک عذاب دے گا۔ اور ان کا کوئی دوست اور حامی نہ ہوگا جو انھیں عذاب سے نجات دلا سکے اور نہ کوئی مددگار ہوگا جو ان سے عذاب ٹال سکے۔

(75) اور کچھ منافقوں نے یہ کہہ کر اللہ تعالیٰ سے عہد کیا تھا: اگر اللہ تعالیٰ نے ہم پر اپنا فضل و کرم کیا تو ہم ضرورت مندوں پر ضرور صدقہ کریں گے اور ہم ہر صورت میں ایسے نیکوکار بنیں گے جن کے اعمال درست ہوتے ہیں۔

(76) پھر جب اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے انھیں اپنے فضل سے عطا کر دیا تو انھوں نے اللہ تعالیٰ سے کیا ہوا عہد پورا نہ کیا بلکہ اپنے مال روک لیے اور کچھ بھی صدقہ نہ کیا اور ٹال مٹول سے کام لیتے ہوئے ایمان سے بھی پھر گئے۔

(77) لہٰذا اللہ تعالیٰ نے اس کی سزا کے طور پر قیامت تک نفاق ان کے دلوں میں پکا کر دیا۔ یہ سزا انھیں ان کے جھوٹ بولنے اور اللہ تعالیٰ سے کیے ہوئے وعدے کی خلاف ورزی پر ملی۔

(78) کیا منافقوں کو یہ پتہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے مکر و فریب کو جسے وہ اپنی مجلسوں میں چھپاتے ہیں، جانتا ہے اور اللہ تعالیٰ غیب کی تمام باتوں سے خبردار ہے؟ اس سے ان کا کوئی عمل چھپا نہیں اور وہ انھیں ان کے اعمال کا بدلہ ضرور دے گا۔

(79) جو لوگ ان اہلِ ایمان پر طعنہ زنی کرتے ہیں جو دل کی خوشی سے معمولی صدقہ وخیرات کرتے ہیں، جن کے پاس مال ہوتا ہی بالکل تھوڑا ہے اور وہی ان کی کل جمع پونجی ہوتی ہے، تو وہ ان سے مذاق کرتے ہوئے کہتے ہیں: ان کا صدقہ کس کام کا؟! مومنوں سے مذاق کرنے کے بدلے اللہ تعالیٰ ان سے مذاق کرے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔

فوائد: ❀ کافروں اور منافقوں سے جہاد کرنا فرض ہے۔ کافروں سے جہاد ہاتھ اور دیگر جنگی ساز و سامان سے ہوگا جبکہ منافقوں سے جہاد دلائل اور زبان سے ہوگا۔

❀ منافق بدترین لوگ ہیں کیونکہ وہ غدار ہیں جو اچھائی کا بدلہ برائی سے دیتے ہیں۔

❀ ان آیات سے ثابت ہوا کہ عہد و پیمان توڑنا اور وعدہ خلافی کرنا نفاق کا باعث بنتا ہے، اس لیے مسلمان کو ہر ممکن طور پر اس سے بچنا چاہیے۔

❀ ان آیات میں جسمانی قوت اور مضبوط عمل کی تعریف کی گئی ہے اور یہ مال کے قائم مقام ہے۔ عمومی مال و دولت اور مزدور کے کام کو سراہنے کے اصول کا اعتبار کرنے میں یہ ایک عظیم بنیاد ہے۔

اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ؕ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً
فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ ؕ
10 ع 8 16 وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿٨٠﴾ فَرِحَ الْمُخَلَّفُوْنَ بِمَقْعَدِهِمْ
خِلٰفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَ كَرِهُوْۤا اَنْ يُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ
فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ قَالُوْا لَا تَنْفِرُوْا فِي الْحَرِّ ؕ قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ اَشَدُّ
حَرًّا ؕ لَوْ كَانُوْا يَفْقَهُوْنَ ﴿٨١﴾ فَلْيَضْحَكُوْا قَلِيْلًا وَّ لْيَبْكُوْا كَثِيْرًا ۚ
جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿٨٢﴾ فَاِنْ رَّجَعَكَ اللّٰهُ اِلٰى طَآئِفَةٍ
مِّنْهُمْ فَاسْتَاْذَنُوْكَ لِلْخُرُوْجِ فَقُلْ لَّنْ تَخْرُجُوْا مَعِيَ اَبَدًا
وَّ لَنْ تُقَاتِلُوْا مَعِيَ عَدُوًّا ؕ اِنَّكُمْ رَضِيْتُمْ بِالْقُعُوْدِ اَوَّلَ مَرَّةٍ
فَاقْعُدُوْا مَعَ الْخٰلِفِيْنَ ﴿٨٣﴾ وَ لَا تُصَلِّ عَلٰۤى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ
اَبَدًا وَّ لَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ ؕ اِنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ مَاتُوْا
وَ هُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿٨٤﴾ وَ لَا تُعْجِبْكَ اَمْوَالُهُمْ وَ اَوْلَادُهُمْ ؕ اِنَّمَا يُرِيْدُ
اللّٰهُ اَنْ يُّعَذِّبَهُمْ بِهَا فِي الدُّنْيَا وَ تَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ وَ هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿٨٥﴾
وَ اِذَاۤ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ اَنْ اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ جَاهِدُوْا مَعَ رَسُوْلِهِ
اسْتَاْذَنَكَ اُولُوا الطَّوْلِ مِنْهُمْ وَ قَالُوْا ذَرْنَا نَكُنْ مَّعَ الْقٰعِدِيْنَ ﴿٨٦﴾

(80) اے رسول (ﷺ)! آپ ان کے لیے مغفرت طلب کریں یا نہ کریں، برابر ہے۔ اگر آپ ستر مرتبہ بھی ان کے لیے استغفار کریں تو اتنی کثرت سے استغفار کے باوجود بھی انھیں اللہ سے معافی نہیں ملے گی، کیونکہ وہ اللہ اور اس کے رسول کے منکر ہیں اور جو جان بوجھ کر اللہ کی شریعت کا باغی ہو، اللہ تعالیٰ اسے حق قبول کرنے کی توفیق نہیں دیتا۔

(81) جو منافق رسول اکرم ﷺ کی مخالفت کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے کے لیے غزوۂ تبوک میں شامل نہیں ہوئے، وہ پیچھے بیٹھ رہنے پر بڑے خوش ہیں۔ انھوں نے مومنوں کے جہاد کرنے کی طرح اپنے مال و جان سے اللہ کی راہ میں جہاد کرنا ناپسند کیا اور اپنے منافق بھائیوں کو بھی اپنا ہمنوا بنانے کے لیے ان سے کہا: اس گرمی میں مت نکلنا۔ غزوۂ تبوک سخت گرمی کے موسم میں پیش آیا تھا۔ اے رسول (ﷺ)! ان سے کہہ دیں: جہنم کی آگ جو منافقوں کی منتظر ہے، وہ اس گرمی سے کہیں زیادہ سخت ہے جس سے یہ بھاگ رہے ہیں۔ کاش! انھیں اس کا علم ہوتا۔

(82) جہاد سے پیچھے رہنے والے یہ منافق دنیا کی اس فانی زندگی میں تھوڑا سا ہنس لیں اور آخرت کی دائمی زندگی میں وہ زیادہ روئیں گے۔ یہ اس کفر، ان نافرمانیوں اور گناہوں کا بدلہ ہوگا جو انھوں نے دنیا میں کیے ہوں گے۔

(83) اے نبی (ﷺ)! اگر اللہ تعالیٰ آپ کو منافقوں کے اس گروہ کے پاس واپس لے جائے جو اپنے نفاق پر قائم ہیں اور وہ کسی دوسرے غزوے میں آپ کے ساتھ شامل ہونے کے لیے آپ سے اجازت مانگیں تو آپ ان سے کہہ دیجیے: اے منافقو! یہ تمھاری سزا ہے کہ تم میرے ساتھ جہاد فی سبیل اللہ کے کسی معرکے میں کبھی شریک نہیں ہو سکتے۔ تمھارا میرے ساتھ نکلنا میرے لیے کسی بھی شر سے خالی نہیں ہے۔ غزوۂ تبوک میں تم نے پیچھے بیٹھ رہنا اور شریک نہ ہونا پسند کیا تھا، لہٰذا اب بھی پیچھے رہ جانے والے بیماروں، عورتوں اور بچوں کے ساتھ بیٹھ رہو۔

(84) اے رسول (ﷺ)! کسی منافق میت کی نماز جنازہ کبھی نہ پڑھیں اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہو کر اس کے لیے دعائے مغفرت کریں کیونکہ انھوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کیا اور اس کے رسول کے ساتھ بھی کفر کیا اور اس حال میں مرے کہ وہ اللہ کی اطاعت سے خارج تھے۔ جس کی یہ صورت حال ہو، اس کی نہ نماز جنازہ پڑھی جا سکتی ہے اور نہ اس کے لیے دعا کی جا سکتی ہے۔

(85) اے رسول (ﷺ)! آپ کو ان منافقوں کے مالوں اور اولاد سے تعجب نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ یہ چاہتا ہے کہ وہ ان کے ذریعے سے انھیں دنیا کی زندگی میں سزا دے کہ وہ ان کے لیے محنت و مشقت کریں اور انھیں ان کے لیے مصائب جھیلنے پڑیں اور ان کی روحیں ان کے جسموں سے اس حال میں نکلیں کہ وہ اپنے کفر پر قائم ہوں۔

(86) جب اللہ تعالیٰ اپنے نبی محمد ﷺ پر کوئی سورت نازل کرتا ہے جس میں اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے اور اس کی راہ میں جہاد کرنے کا حکم ہو تو ان میں سے دولت مند اور آسائش والے لوگ آپ سے جنگ میں شامل نہ ہونے کی اجازت مانگتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمیں معذور لوگوں کے ساتھ رہنے دیجیے، جیسے کمزور، اپاہج اور بیمار وغیرہ۔

فوائد: ❀ کافر جب تک اپنے کفر پر قائم رہے، اسے استغفار بلکہ کوئی بھی عمل نفع نہیں دے سکتا۔

❀ یہ آیات اس بات کی دلیل ہیں کہ انسان کوتاہ نظر ہے۔ وہ عموماً اپنی موجودہ صورت حال دیکھتا ہے اور مستقبل اور اس میں پیش آنے والے حادثات و واقعات پر اس کی نظر نہیں جاتی۔

❀ جب اطاعت کرنے کا وقت ہو، اس وقت بات نہ ماننا اللہ تعالیٰ کے عذاب کا باعث ہے، نیز وہ بندے کو اس کام سے اور اس کی فضیلت سے محروم کر دیتا ہے۔

❀ ان آیات سے ثابت ہوا کہ اہلِ ایمان کی نماز جنازہ پڑھنا، ان کی قبروں کی زیارت کرنا اور ان کی وفات کے بعد ان کے لیے دعا کرنا مسنون عمل ہے جیسا کہ نبیٔ اکرم ﷺ مومنوں کے بارے میں ایسا کرتے تھے۔

رَضُوْا بِاَنْ يَّكُوْنُوْا مَعَ الْخَوَالِفِ وَطُبِعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ
فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ ﴿٨٧﴾ لٰكِنِ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ
جٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ؕ وَاُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْخَيْرٰتُ ۫
وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿٨٨﴾ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ
تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿٨٩﴾ ع وَ 11 ع 9 17
جَآءَ الْمُعَذِّرُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ لِيُؤْذَنَ لَهُمْ وَقَعَدَ الَّذِيْنَ
كَذَبُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ
عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٩٠﴾ لَيْسَ عَلَى الضُّعَفَآءِ وَلَا عَلَى الْمَرْضٰى وَلَا
عَلَى الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ مَا يُنْفِقُوْنَ حَرَجٌ اِذَا نَصَحُوْا لِلّٰهِ وَ
رَسُوْلِهٖ ؕ مَا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ مِنْ سَبِيْلٍ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٩١﴾ ۙ
وَّلَا عَلَى الَّذِيْنَ اِذَا مَآ اَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ لَآ اَجِدُ
مَآ اَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ ۪ تَوَلَّوْا وَّاَعْيُنُهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ
حَزَنًا اَلَّا يَجِدُوْا مَا يُنْفِقُوْنَ ﴿٩٢﴾ ؕ اِنَّمَا السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ
يَسْتَاْذِنُوْنَكَ وَهُمْ اَغْنِيَآءُ ۚ رَضُوْا بِاَنْ يَّكُوْنُوْا
مَعَ الْخَوَالِفِ ۙ وَطَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٩٣﴾

(87) ان منافقوں نے جب معذور لوگوں کے ساتھ پیچھے رہنا پسند کیا تو انھوں نے اپنے لیے ذلت و رسوائی کا خود انتخاب کرلیا اور ان کے کفر و نفاق کے سبب اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں پر مہر لگا دی، وہ یہ جانتے ہی نہیں کہ ان کی مصلحت کس میں ہے۔

(88) جہاں تک خود رسول اللہ ﷺ اور آپ پر ایمان لانے والوں کا تعلق ہے تو وہ ان منافقوں کی طرح اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے سے پیچھے نہیں رہے بلکہ انھوں نے اپنے مالوں اور جانوں سے اللہ کی راہ میں جہاد کیا۔ ان کا بدلہ اللہ تعالیٰ کے ہاں دنیوی فائدوں، فتح اور غنیمتوں کی صورت میں ہے اور اخروی فوائد بھی انھی کے لیے ہیں اور ان فوائد میں جنت کا داخلہ، مقصد حیات میں کامیابی اور جہنم سے نجات ہے۔

(89) اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے ایسی جنتیں تیار کر رکھی ہیں جن کے محلات کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں۔ وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ انھیں کبھی موت نہیں آئے گی۔ یہ بدلہ ہی وہ عظیم کامیابی ہے جس کا مقابلہ کوئی دوسری کامیابی نہیں کرسکتی۔

(90) مدینہ طیبہ اور اس کے آس پاس کے کچھ دیہاتی بھی رسول اکرم ﷺ سے معذرت کرنے کے لیے آئے تاکہ آپ انھیں پیچھے رہنے اور جہاد فی سبیل اللہ میں شامل نہ ہونے کی رخصت دے دیں۔ کچھ ایسے لوگ بھی پیچھے رہے جنھوں نے سرے سے آپ سے نہ نکلنے کی اجازت ہی نہیں لی۔ وہ آپ کی تصدیق اور اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے منکر لوگ تھے۔ ان لوگوں کو ان کے اس کفر کے سبب یقیناً نہایت دردناک عذاب ملنے والا ہے۔

(91) عورتوں، بچوں، بیماروں، کمزوروں، نابینا لوگوں اور ان فقیروں پر پیچھے رہنے میں کوئی گناہ نہیں جن کے پاس تیاری کے لیے مال خرچ کرنے کو کچھ نہ تھا۔ ان سب پر جنگ کے لیے نہ نکلنے میں کوئی گناہ نہیں کیونکہ ان کے عذر معقول ہیں، بشرطیکہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے مخلص ہوں اور اس کی شریعت پر عمل کریں۔ ایسے عذر پیش کرنے والے نیکوکار حضرات کو سزا دینے کی کوئی راہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ نیکوکاروں کے گناہ بے حد بخشنے والا، ان پر خوب رحم کرنے والا ہے۔

(92) اور اے رسول (ﷺ)! آپ سے پیچھے رہ جانے والے ان لوگوں پر بھی کوئی گناہ نہیں جو آپ کے پاس سواری کے لیے جانور طلب کرنے آئے اور آپ نے ان سے کہہ دیا: میرے پاس تمھیں سوار کرنے کے لیے کوئی جانور نہیں۔ یہ سن کر وہ واپس ہوئے تو حسرت و افسوس سے ان کی آنکھوں میں آنسو تھے کہ نہ خود ان کے پاس وسائل ہیں کہ خرچ کریں اور نہ آپ سے انھیں کچھ ملا۔

(93) جہاں ان لوگوں کا ذکر کیا جن کا عذر قبول ہے اور انھیں کوئی سزا نہیں ملے گی تو ساتھ ہی ان لوگوں کا ذکر کیا جو سزا کے مستحق ہیں اور ان کا مؤاخذہ ہوگا، چنانچہ فرمایا: اے رسول (ﷺ)! سزا تو ان لوگوں کو ملے گی اور مؤاخذہ تو ان کا ہوگا جو قدرت و طاقت اور تیاری کے لیے وسائل موجود ہونے کے باوجود جہاد سے پیچھے رہنے کے لیے آپ سے اجازت طلب کرتے ہیں۔ انھوں نے اپنے لیے یہ ذلت اور رسوائی پسند کی کہ وہ خانہ نشین عورتوں کے ساتھ گھروں میں ٹھہر گئے۔ ان کے دلوں پر اللہ تعالیٰ نے مہر لگا دی، لہٰذا کوئی وعظ بھی ان پر اثر نہیں کرتا۔ اس مہر کی وجہ سے وہ یہ بھی نہیں جانتے کہ ان کی بہتری کس چیز میں ہے کہ وہ اسے اختیار کرسکیں اور نہ انھیں یہ علم ہے کہ ان کا نقصان کس میں ہے کہ وہ اس سے بچ سکیں۔

فوائد: ❀ مجاہدین دنیا میں خیر اور بھلائی سمیٹتے ہیں اور اگر یہاں اس سے محروم رہیں تو ان کے لیے آخرت میں جنت اور عذاب سے نجات کی صورت میں کامیابی ہے۔

❀ قاعدہ یہ ہے کہ لوگوں میں سے نیکی کرنے والے سے اگر کوئی غلطی اور کوتاہی ہوجائے تو بھی اس کی عزت کی خاطر اس کا مؤاخذہ نہ کیا جائے۔

❀ جس نے نیکی کی نیت کی اور پھر اسے عمل میں لانے کے لیے حسب توفیق کوشش بھی کی لیکن نہ کرسکا تو اسے نیکی کرنے والا ہی شمار کیا جائے گا۔

❀ دینِ اسلام عدل اور دلیل پر مبنی ہے، اس لیے اس نے مالی اور جانی قدرت و طاقت رکھنے کے باوجود جہاد میں شامل نہ ہونے کی اجازت مانگنے والے منافقوں پر سزا لاگو کی اور انھیں گناہ گار ٹھہرایا۔